06 TO 12 JANUARY, 2025 ۶ تا ۱۲ جنوری ۲۰۲۵ ☆☆☆

صارفین سے سرکار تک چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

2025 میں عالمی تجارتی جنگ کے خطرات

ٹک ٹاک نے چینی بزنس مین کو امیر ترین شخص بنا دیا

سرمایہ کار دوست پالیسیوں سے معیشت ترقی کرے گی، وزیر اعلیٰ سندھ

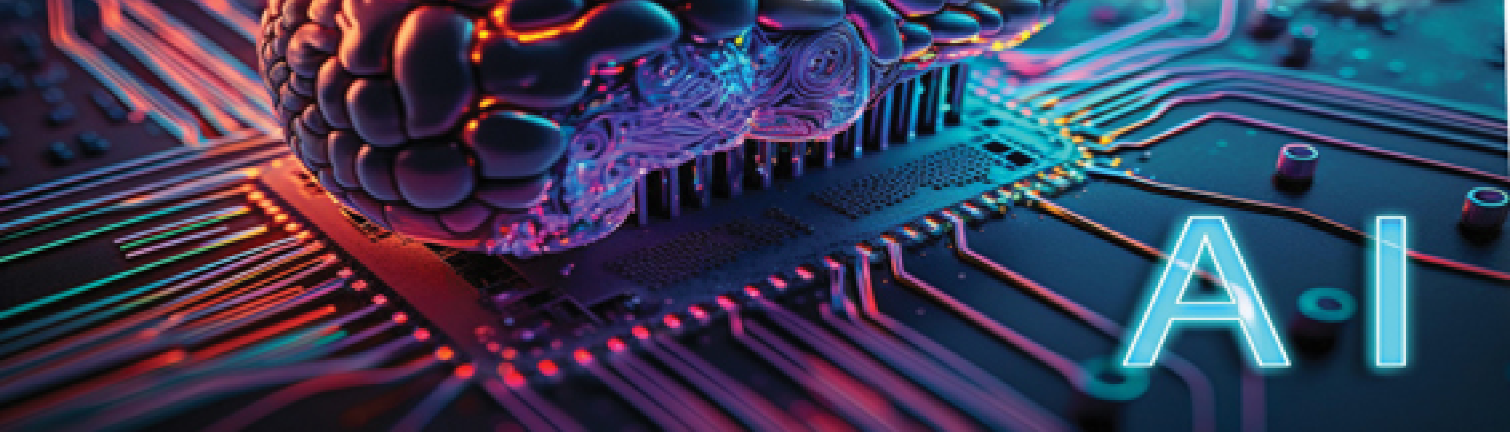

آرٹیفیشل انٹیلی جنس کے ذریعے ہر میدان میں ٹیکنالوجی کا انقلاب

چین کی سرزمین پر ایک پاکستانی لڑکی

فیس بک کے ذریعے مزید پیسے کمائیں، میٹا نے کام شروع کردیا

نیویارک (کنزیومرواچ نیوز) ٹیکنالوجی کمپنی میٹا فیس بک پر اپنے تخلیق کاروں کے لیے اپنی پوسٹس میں affiliate لنکس کے ذریعے پیسے بنانے کے مواقع بڑھانے پر کام کررہی ہے، میٹا affiliate لنکس کو ظاہر کرنے کے لیے ریلز میں یوزر انٹرفیس کے نچلی جانب زیادہ جگہ مختص کردی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ٹیکسٹ پوسٹ میں بھی ان لنکس کو شامل کیے جانے کے لیے نیا فارمیٹ بھی پیش کردیا گیا ہے۔ Affiliate لنکس کی بہتر نمائش کے لیے کمنٹ سیکشن میں بھی بہتری لائی گئی ہے، جس سے ان لنکس کو زیادہ دیکھا جاسکے گا۔ اب تک affiliate لنکس کو کیپشن میں بطور یو آر ایل دکھائے جاسکتے تھے۔ اس کے علاوہ میٹا مخصوص ڈومینز سے affiliate لنکس کے لیے نیا آٹو-ڈیٹیکشن سسٹم بھی متعارف کرانے جارہا ہے۔

ٹرمپ نے ٹک ٹاک پر پابندی روکنے کیلئے سپریم کورٹ سے رجوع کرلیا

واشنگٹن (کنزیومرواچ نیوز) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ٹک ٹک پر پابندی روکنے کیلئے سپریم کورٹ سے رجوع کرلیا۔ امریکا کے منتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ ٹک ٹاک پر پابندی روکنے کیلئے متحرک ہوگئے، سپریم کورٹ سے چینی سوشل میڈیا سائٹ پر پابندی کا معاملہ ملتوی کرنے کی درخواست کردی۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ کے وکیل نے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کردی جس میں موقف اپنایا گیا ہے کہ منتخب صدر کو مسئلے کا سیاسی حل ڈھونڈنے کیلئے موقع دیا جائے۔ امریکی کانگریس نے ٹک ٹاک کو فروخت کرنے یا پابندی کا سامنا کرنے کیلئے 10 جنوری 2025 کی ڈیڈلائن دی تھی۔ سپریم کورٹ میں کیس کی سماعت 10 جنوری کو شروع ہوگی۔

یورپ بھر میں صرف ٹائپ سی چارجر استعمال کیے جائینگے، قانون نافذ

میڈرڈ (کنزیومرواچ نیوز) یورپی یونین کی جانب سے نافذ کردہ قانون کے مطابق، یورپ بھر میں صرف ٹائپ سی چارجر استعمال کیے جائیں گے۔ ملک بھر میں ایک جیسے چارجر کے اصول کو یورپی یونین کی کونسل نے اکتوبر 2022 میں منظور کیا تھا۔ الیکٹرانک آلات کے مینوفیکچررز کو اپنی مصنوعات کے ڈیزائن کو ایڈجسٹ کرنے اور تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے مدت فراہم کی گئی تھی۔ ایک جیسے چارجر کے قوانین موبائل فونز، ٹیبلٹس، ڈیجیٹل کیمرے، ہیڈفون، ہیڈسیٹس، ویڈیو گیم کنسولز، پورٹیبل اسپیکرز، ای ریڈرز، کی بورڈز، ماؤس، پورٹیبل نیویگیشن سسٹمز اور ایئر بڈز پر لاگو ہوں گے۔ تاہم 28 اپریل 2026 سے ٹائپ سی چارجر کا قانون لیپ ٹاپ پر بھی لاگو ہوگا۔ یکساں چارجر کا استعمال کافی فوائد بھی رکھتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

صارفین کی سہولت

لوگ اپنے موبائل فون اور دیگر اسی طرح کے الیکٹرانک آلات کو ایک ہی USB-C چارجر سے چارج کرسکیں گے اور مختلف چارجرز خریدنے اور اسے رکھنے کی جھنجھٹ سے بچ جائیں گے۔

الیکٹرانک ویسٹ میں کمی

ضائع شدہ اور غیر استعمال شدہ چارجرز سالانہ تقریباً 11000 ٹن الیکٹرانک فضلات کا سبب بنتے ہیں۔ نئے قوانین چارجرز کو دوبارہ استعمال کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، جو ماحولیاتی اثرات کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

رقم کی بچت

اب لوگ چارجر کے بغیر نئے الیکٹرانک آلات خرید سکتے ہیں۔ اس سے صارفین کو چارجر کی غیر ضروری خریداریوں پر سالانہ تقریباً 250 ملین یورو کی بچت میں مدد ملے گی۔

چارجنگ اسپیڈ

نئے اصول اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتے ہیں کہ کسی ڈیوائس کے لیے چارجر استعمال کرتے وقت چارجنگ کی رفتار ایک جیسی ہی ہوگی۔

وی پی این سروس پرووائیڈرز کی رجسٹریشن دوبارہ شروع کردی گئی

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) پاکستان ٹیلی کام نے وی پی این سروس پرووائیڈرز کی رجسٹریشن دوبارہ شروع کردی، کمپنیوں کو ایک سے 3 لاکھ روپے میں کلاس لائسنس برائے ڈیٹا سروسز دیا جائیگا، پی ٹی اے کو صارفین کے ڈیٹا، براؤزنگ ہسٹری تک رسائی کا اختیار ہوگا۔ پاکستان ٹیلی کام اتھارٹی نے وی پی این سروس پرووائیڈرز کی رجسٹریشن دوبارہ شروع کردی، سروسز دینے والی کمپنیوں کو کلاس لائسنس برائے ڈیٹا سروسز دیا جارہا ہے۔ پی ٹی اے ذرائع کا کہنا ہے کہ کلاس لائسنس کے ذریعے وی پی این سروس پرووائیڈرز رجسٹرڈ ہوں گے، وی پی این سروس پرووائیڈرز کو مقامی طور پر رجسٹرڈ کیا جائے گا، اس کے ذریعے سروس پرووائیڈرز کی مانیٹرنگ اور ریگولیشن کی جاسکے گی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ وی پی این سروس پرووائیڈرز پاکستان میں ڈیٹا سینٹرز بنانے کے پابند ہونگے، پی ٹی اے کو صارفین کے ڈیٹا، براؤزنگ ہسٹری تک رسائی کا اختیار ہوگا، حکومت لائسنس کی مد میں ایک سے 3 لاکھ روپے وصول کرسکے گی۔ ذرائع کے مطابق وی پی این سروس پرووائیڈرز مقامی ڈیٹا پروٹیکشن قوانین پر عملدرآمد کے پابند ہونگے۔

واٹس ایپ کے متعدد نئے فیچرز کا صارفین کو علم ہی نہیں ہوسکا

لندن (کنزیومرواچ نیوز) واٹس ایپ دنیا کا مقبول ترین میسجنگ پلیٹ فارم ہے جس میں 2024 کے دوران درجنوں نئے فیچرز کا اضافہ کیا گیا، درحقیقت میٹا کی زیر ملکیت ایپ میں اتنے نئے فیچرز متعارف کرائے گئے کہ متعدد کا صارفین کو علم ہی نہیں ہوسکا یا انہوں نے ان پر توجہ مرکوز نہیں کی۔ تفصیلات کے مطابق یہی وجہ ہے کہ واٹس ایپ کی جانب سے خود تسلیم کیا گیا کہ متعدد نئے فیچرز ایسے ہیں جن کا صارفین کو علم نہیں ہوسکا۔ برطانوی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق واٹس ایپ کی مرتب کردہ فہرست میں سب سے اوپر جس فیچر کا ذکر کیا گیا وہ واٹس ایپ ویب پر کانٹیکٹس کو ایڈ کرنا ہے۔ یعنی صارفین اب واٹس ایپ ویب پر بھی کانٹیکٹس کو مینج کرسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ سہولت مرکزی اکاؤنٹ سے لنک دیگر ڈیوائسز میں بھی دستیاب ہے۔ اس اپ گریڈ کے باعث اب آپ کانٹیکٹس کو صرف واٹس ایپ پر بھی محفوظ کرسکتے ہیں، یعنی انہیں فون پر ایڈ کرنے کی ضرورت نہیں۔ واٹس ایپ چیٹس کو آرگنائز کرنے کے لیے میسجنگ پلیٹ فارم میں کاسٹیوم لسٹس اور فیورٹس کا اضافہ بھی کیا گیا۔ ایک اور بڑی تبدیلی ایونٹس فیچر کا اضافہ ہے۔ یعنی اگر آپ دوستوں یا گھر والوں کو کسی جگہ اکٹھا کرنا چاہتے ہیں تو واٹس ایپ کے اندر ایونٹس فیچر کے ذریعے ایسا کرسکتے ہیں۔ واٹس ایپ کے مطابق ایونٹس فیچر سے صارفین کو نئے ایونٹس ترتیب دینے کا موقع ملتا ہے جبکہ انہیں خودکار ریمائنڈرز موصول ہوتے ہیں۔ 2024 میں ویڈیو کالنگ کو بھی واٹس ایپ کی جانب سے اپ گریڈ کیا گیا اور اب آپ 32 افراد سے ویڈیو چیٹ کرسکتے ہیں جبکہ متعدد فلٹرز اور بیک گراؤنڈز بھی دستیاب ہیں۔ آڈیو کالنگ کے معیار کو بھی واٹس ایپ کی جانب سے بہتر کیا گیا ہے اور تیز انٹرنیٹ کنکشن پر ایسا خودکار طور پر ہوتا ہے۔ تیز انٹرنیٹ کنکشن پر ویڈیو کالز کے لیے معیاری ریزولوشن کا فیچر بھی اس سال واٹس ایپ کا حصہ بنا۔ میٹا کی زیر ملکیت ایپ نے چینل کیٹیگریز متعارف کرائیں جبکہ تصاویر کو اسٹیکرز میں تبدیل کرنے کی سہولت بھی فراہم کی۔ اسی طرح چینلز پر واٹس اپ ڈیٹس اور 16 ایڈمنسٹریٹر کی سپورٹ کا اضافہ بھی کیا گیا۔

رات کو بھی بجلی پیدا کرنے والے سولر پینل کی تیاری میں پیشرفت

ڈیلس (کنزیومرواچ نیوز) سائنسدانوں نے ایسے سولر پینلز کی تیاری میں پیشرفت کی ہے جو رات کو بھی بجلی پیدا کرسکتے ہیں۔ امریکا کی اسٹینفورڈ یونیورسٹی نے ایسے سولر پینل کو تیار کیا ہے جو رات کو بھی بجلی پیدا کرسکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے ریڈی ایٹیو کولنگ کو استعمال کیا ہے۔ بنیادی طور پر ریڈی ایٹیو کولنگ ایک ایسی ٹیکنالوجی ہے جس میں حرارت کو منعکس یا خارج کرکے اشیا کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر رات کو قدرتی ریڈی ایٹیو کولنگ کا عمل زیادہ متحرک ہوتا ہے جس دوران زمین کی جانب سے انفراریڈ انرجی کو خلا کی جانب خارج کیا جاتا ہے، جس دوران کسی شے اور اس کے اردگرد کی فضا کا درجہ حرارت مختلف ہوتا ہے، جسے بجلی پیدا کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے ماہرین نے تھرموالیکٹرک جنریٹرز کو عام کمرشل سولر پینلز سے منسلک کرکے زمین کی جانب سے خارج کی جانے والی حرارت سے کچھ مقدار میں بجلی پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے پینلز میں بھی تبدیلیاں کی تھیں تاکہ رات کو فی اسکوائر میٹر 50 ملی واٹس بجلی کا حصول ممکن ہوسکے۔ واضح رہے کہ عموماً سولر پینلز کی جانب سے دن کی روشنی میں فی اسکوائر 200 واٹس بجلی پیدا کی جاتی ہے، یعنی رات کو پیدا ہونے والی بجلی کی مقدار بہت کم تھی۔ مگر اتنی بجلی کو بھی چھوٹی ڈیوائسز جیسے ایل ای ڈیز اور سنسرز کو توانائی فراہم کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسٹینفورڈ یونیورسٹی کی تحقیقی ٹیم کے قائد نے بتایا کہ اگرچہ اس طریقہ کار سے بہت کم توانائی پیدا ہوتی ہے، مگر اس میں نمایاں بہتری کا امکان موجود ہے۔ یہ طریقہ کار رات کو اسی وقت کام کرسکتا ہے جب آسمان صاف ہو کیونکہ بادل انفراریڈ توانائی کو واپس زمین کی جانب بھیج دیتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا تھا کہ اس حوالے سے مزید تحقیقی کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مخصوص میٹریلز اور تھرموالیکٹرک کی افادیت کی جانچ ہوسکے جس سے مناسب مقدار میں توانائی کے حصول میں مدد مل سکے گی۔

مجلس ادارت:

• چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم • ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری • ایڈیٹر: نشید آفاقی
• شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی • لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
• ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین • ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
• پریس منیجر: شکیل احمد خان

• رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

06 TO 12 JANUARY, 2025 ☆☆☆ ٦ تا ١٢ جنوری ٢٠٢٥ ☆☆☆

صارفین سے سرکار تک — چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

https://www.facebook.com/ConsumerWatchKarachi/

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اور ہماری مخلوقات میں سے ایک وہ لوگ ہیں
جو حق کا رستہ بتاتے ہیں اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں
سورۃ الاعراف-07 آیت نمبر 181

مجھے ہے حکم اذاں.................!

2025 میں درپیش چیلنجز کے حوالے سے ہم نے اس مرتبہ ایک رپورٹ شائع کی ہے جو بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ چین امریکا تعلقات عالمی معیشت کے لیے نتیجہ خیز ثابت ہونگے، چین ٹرمپ سے محفوظ رہنے کے لئے اپنی حکمت عملی بنا رہا ہے، 2025ء طے کرے گا کہ یوکرین اور مشرق وسطیٰ کی جنگوں کے نتائج کیا ہوں گے، ٹرمپ کے بیانات یورپ کو بے چین کر رہے ہیں، دنیا بھر کے لوگوں کی توقعات سوشل میڈیا کی وجہ سے بڑھ چکی ہیں جبکہ سیاسی نظام ان معیارات اور توقعات پر پورا نہیں اتر پا رہے، کاروبار، دفاتر، انٹرٹینمنٹ، میڈیا، صحت عامہ اور ذاتی زندگیوں میں اے آئی ٹولز کا استعمال زیادہ عام ہو جائے گا اس پر نظر رکھنی ہوگی۔ دنیا میں اس سال سائبر سکیورٹی کو بھی خطرات لاحق ہوں گے۔ ملٹری میں اے آئی کے استعمال سے اضافی چیلنجز سر اٹھائیں گے، گرے زون جارحیت پسندی' ایک ایسا خطرہ ہے جو بیان کرنا مشکل ہے لیکن اس کی تشخیص انتہائی ضروری ہے، طاقت کے عالمی توازن میں تبدیلیوں کے منظرنامے میں جغرافیائی سیاست کی تشکیل میں درمیانی طاقتیں اہم کردار ادا کریں گی۔ 2025ء کا سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کیا نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا دوسرا دورِ حکومت، عالمی معاملات میں مزید عدم استحکام کا باعث بنے گا؟ ان کی اعلان کردہ پالیسیز تشویش ناک ہیں جو پہلے سے ہی مشکلات سے گھری دنیا کے حالات کو مزید بگاڑ دیں گی۔ دوسری طرف ورلڈ پاپولیشن ریویو نے ماحولیاتی کارکردگی انڈیکس (Environmental Performance Index) کی بنیاد پر 2024 کے دنیا کے سب سے صاف ستھرے ممالک کی فہرست ترتیب دی ہے۔ ورلڈ پاپولیشن ریویو کی ویب سائٹ کے مطابق اس فہرست میں 180 ممالک کی درجہ بندی انڈیکس ییل یونیورسٹی، کولمبیا یونیورسٹی اور ورلڈ اکنامک فورم (WEF) کے تعاون سے کی گئی ہے۔ اس درجہ بندی کے لیے 40 مختلف اشاریے استعمال کیے جاتے ہیں جن میں ماحولیاتی صحت، ماحولیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی کارکردگی کے معیار کو جانچا جاتا ہے۔ سال 2024 میں ایسٹونیا 75.3 کے اسکور کے ساتھ سرفہرست ہے جو اس کی ماحولیاتی پالیسیوں اور آلودگی کے کم سطح کی عکاسی کرتا ہے۔ دوسرے نمبر پر لکسمبرگ ہے جس کا انوائرمینٹل پرفارمنس انڈیکس 75 ہے جب کہ 74.6 اسکور کے ساتھ جرمنی تیسرے نمبر پر ہے۔ اس کے بعد فن لینڈ، برطانیہ، سویڈن، ناروے، آسٹریا، سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک بالترتیب چوتھے سے دسویں نمبر تک ہیں۔ ان ممالک کی ماحولیاتی صفائی میں نہ صرف بہتری نظر آئی بلکہ انسانی صحت بھی بہتر ہوئی کیونکہ صاف پانی، خالص ہوا، اور موثر صفائی کے ذریعے بیماریوں کا خطرہ کم ہوتا ہے۔ 180 ممالک کی فہرست میں بھارت کا نمبر 175 اور بنگلادیش 174 ویں نمبر پر ہے جب کہ پاکستان کا نمبر 178 ہے جس کے بعد دو آخری ممالک بالترتیب ویت نام اور مغربی افریقی ملک گنی بساو ہے۔ یاد رہے کہ عالمی سطح پر آلودگی کے اعلیٰ سطح والے ممالک میں غیر متعدی بیماریوں کی شرح زیادہ ہوتی ہے جو عالمی اموات کا 72 فیصد حصہ ہیں اور یہ بات لمحہ فکریہ کہ ہمارا ملک میں انوائرمینٹل صورتحال بہتر نہیں ہے

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

ٹاپ اسٹوریز — Top Stories

PAGE 04

2025 میں عالمی تجارتی جنگ کے خطرات

PAGE 10

چین کی سرزمین پر ایک پاکستانی لڑکی

PAGE 06

سرمایہ کاردوست پالیسیوں سے معیشت ترقی کرے گی، وزیر اعلیٰ سندھ

PAGE 11

خواتین کو بلاسود قرضوں کے ذریعے بااختیار بنانے کا منصوبہ

PAGE 07

گیس کی قیمتوں میں بھاری اضافے کی منظوری مسترد

PAGE 14

ٹک ٹاک نے چینی بزنس مین کو امیر ترین شخص بنا دیا

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

2025 میں عالمی تجارتی جنگ کے خطرات

2025ء 'قومی سلامتی کو بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ کاری کے رہنما اصول کے طور پر قائم کرے گا' کنٹرول رسک کی پیشن گوئی

چین امریکا تعلقات عالمی معیشت کے لیے نتیجہ خیز ثابت ہونگے، چین ٹرمپ سے محفوظ رہنے کے لئے اپنی حکمت عملی بنا رہا ہے

امریکا اور چین کے درمیان ٹیکنالوجی کے فرق کو ایک بڑھتے ہوئے عالمی خطرے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، بلیک راک کی رپورٹ

2025ء طے کرے گا کہ یوکرین اور مشرقِ وسطیٰ کی جنگوں کے نتائج کیا ہوں گے، ٹرمپ کے بیانات یورپ کو بے چین کر رہے ہیں

(ملیحہ لودھی)

سرد جنگ کے خاتمے کے بعد سے دنیا آج جتنی عدم استحکام اور بے یقینی کا شکار ہے، شاید اس سے پہلے کبھی نہ رہی ہو۔ جغرافیائی سیاسی کشیدگی عروج پر ہے، یوکرین اور مشرقِ وسطیٰ جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں ہیں اور بڑھتے ہوئے ماحولیاتی خطرات نے سالِ رواں کو مزید پریشان کن بنا دیا ہے۔

گزشتہ چند سالوں سے عالمی آرڈر مسائل سے دوچار ہے۔ دوسری جانب کثیر قطبی دنیا کی جانب بڑھتے ہوئے جھکاؤ کی وجہ سے مغربی تسلط کم ہوتا جا رہا ہے جبکہ کثیر الجہتی ادارے شدید دباؤ میں ہیں۔ طاقت کے عالمی توازن میں تبدیلیوں کے منظر نامے میں جغرافیائی سیاست کی تشکیل میں درمیانی طاقتیں اہم کردار ادا کریں گی۔

2025ء کا سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کیا نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا دوسرا دورِ حکومت، عالمی معاملات میں مزید عدم استحکام کا باعث بنے گا؟ ان کی اعلان کردہ پالیسیز تشویش ناک ہیں جو پہلے سے ہی مشکلات سے گھری دنیا کے حالات کو مزید بگاڑ دیں گی۔

جغرافیائی سیاسی سطح پر یہ دیکھنا اہم ہوگا کہ ٹرمپ کی حکمرانی میں امریکا اپنے اتحادیوں، مخالفین اور حریفوں سے کیسے ڈیل کرتا ہے۔ سال 2025 میں امریکا اور چین کے درمیان تعلقات کا مستقبل کیسا رہے گا، یہ بھی اسٹریٹجک اعتبار سے اہمیت کا حامل ہوگا۔ ڈونلڈ ٹرمپ کی غیر متوقع شخصیت کے پیشِ نظر چین اور امریکا کے حوالے سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ کیا پتا وہ دونوں ممالک میں کشیدگی میں مزید اضافہ کردیں، یہ اب ان کے طرزِ عمل پر منحصر ہے کہ وہ معاملات کو کس طرح سنبھالتے ہیں۔

امریکا کے ساتھ تجارتی سرپلس والے چین سمیت دیگر ممالک پر زیادہ محصولات عائد کرنے کی ٹرمپ کی دھمکی پر بہت سے ماہرین اتفاق کرتے ہیں کہ 2025ء کے سب سے بڑے خطرات میں عالمی تجارتی جنگ بھی شامل ہوگی۔ لندن میں قائم رسک کنسلٹنسی فرم، کنٹرول رسکس نے پیش گوئی کی ہے کہ 2025ء 'قومی سلامتی کو بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ کاری کے رہنما اصول کے طور پر قائم کرے گا'۔

ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے تجارتی تحفظ پسندی میں واشنگٹن کس حد تک جائے گا، یہ چین امریکا تعلقات کے ساتھ ساتھ عالمی معیشت کے لیے بھی نتیجہ خیز ثابت ہوگا۔ تاہم بڑے تجارتی شراکت دار خاص طور پر چین پہلے ہی اس حوالے سے سرگرم ہیں کہ اپنی حکمت عملیوں کو ٹرمپ سے کیسے محفوظ بنایا جائے۔ دی اکانومسٹ نے اپنی سالانہ اشاعت' میں نوٹ کیا ہے کہ چینی فرمز پہلے ہی تجارتی رکاوٹوں کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ گلوبل ساؤتھ میں نئی مارکیٹس تک رسائی حاصل کرنے کے لیے بیرونِ ملک خود کو وسعت دے رہی ہیں۔ بلیک راک کے ایک جائزے نے امریکا اور چین کے درمیان ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے فرق کو ایک بڑھتے ہوئے عالمی خطرے کے طور پر دیکھا گیا ہے۔

2025ء طے کرے گا کہ یوکرین اور مشرقِ وسطیٰ کی جنگوں کے نتائج کیا ہوں گے۔ یوکرین کے حوالے سے ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے پالیسیز میں تبدیلی کے بیانات پہلے ہی یورپی حکومتوں کو بےچین کر رہے ہیں۔ وہ اکثر دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ یوکرین جنگ 'ایک دن میں' ختم کروا سکتے ہیں، توقع کی جا رہی ہے کہ ٹرمپ یوکرین کو روس کے ساتھ مذاکرات کی میز پر بیٹھنے کے لیے مجبور کریں گے۔ اگرچہ انہوں نے مسئلہ حل کرنے کے لیے کوئی واضح منصوبہ پیش نہیں کیا ہے لیکن ڈونلڈ ٹرمپ کو ایسے مذاکرات سے کوئی مسئلہ نہیں ہوگا جس سے روس کو فائدہ ہو اور یوکرین کو اپنی کچھ زمین سے دستبردار ہونا پڑے۔

ڈونلڈ ٹرمپ یہ بھی متعدد بار کہہ چکے ہیں کہ وہ مشرقِ وسطیٰ کی جنگ ختم کرنا چاہتے ہیں اور غزہ میں جنگ بندی کو یقینی بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اس حوالے سے تفصیلات نہیں دیں لیکن گمان یہی ہوتا ہے کہ یہ جنگ بندی بھی اگر ہوگی تو وہ اسرائیل کی شرائط پر ہوگی۔ وہ کہہ چکے ہیں کہ امریکا کو شام میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے لیکن شام میں حکومت کی تبدیلی کے پیچیدہ علاقائی اثرات کے پیشِ نظر وہ کیسے امریکا کو اس معاملے سے دور رکھ پائیں گے، یہ دیکھنا اہم ہوگا۔

دنیا بھر میں جمہوریت کو چیلنجز کا سامنا رہے گا۔ گزشتہ چند سالوں میں جو رجحانات سامنے آئے ہیں وہ کسی صورت حوصلہ افزا نہیں۔ بہت سے ممالک میں سیاست زیادہ تقسیم کا شکار اور غیر مستحکم ہوتی جا رہی ہے۔ سیاست میں درمیانی راستے کی گنجائش ختم ہوتی جا رہی ہے جبکہ سیاسی مرکز عالمی سطح پر کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا تعلق دائیں بازو

کے پاپولزم کے عروج سے ہے جس کا اثرورسوخ یورپ کے کئی حصوں میں بڑھ رہا ہے جبکہ یہ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

دنیا کے تقریباً تمام خطوں میں جمہوریت کمزور ہوئی ہے۔ بہت سے بین الاقوامی تنظیموں نے بھی کمزور ہوتی جمہوریت کو اجاگر کیا ہے جبکہ جتنے زیادہ ممالک میں 'آمرانہ طرزِ حکمرانی' بڑھی گی اور جمہوری حقوق اور آزادی کم ہوگی، یہ مسئلہ بڑھتا جائے گا۔ عالمی تھنک ٹینکس جو جمہوریت کی صورت حال کا جائزہ لیتے ہیں، جمہوریت کے مستقبل کے حوالے سے مایوس ہیں۔ عوام کی توقعات سوشل میڈیا کی وجہ سے بڑھ چکی ہیں جبکہ سیاسی نظام ان معیارات اور توقعات پر پورا نہیں اتر پا رہے۔ عالمی خطرات کی پیش گوئی کرنے والی کچھ انٹیلی جنس کمپنیز نے کہا ہے کہ دنیا کے زیادہ تر خطوں میں بدامنی بڑھنے کے خدشات ہیں۔

2025 کا ایک اور سب سے بڑا چیلنج عالمی تجارتی جریدے گلوبل ٹریڈ ریویو کے مطابق 'گرے زون جارحیت پسندی' ہے۔ یہ ایسا خطرہ ہے جو بیان کرنا مشکل ہے لیکن اس کی تشخیص انتہائی ضروری ہے۔ اس میں غلط معلومات پھیلانے کی مہمات، سائبر حملے اور پراکسی وارز شامل ہیں۔ ایسے عوامل تنازعات اور امن کے وقت کے درمیان کی لکیر کو دھندلا دیتے ہیں۔

نئی طرز کی یہ جنگ دنیا بھر میں لڑی جارہی ہے جس کی وجہ سے ممالک اس سے مقابلے کے لیے تیار نہیں ہوتے نہ ان کے پاس نمٹنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس سے 'بلیک سوان' (غیرمتوقع) واقعات بڑھنے کے امکانات بھی بڑھ جاتے ہیں اور اچانک ہونے والی جغرافیائی سیاسی پیش رفت جن کے دوررس نتائج ہوتے ہیں، طاقت کے موجودہ توازن کو تبدیل کرسکتے ہیں اور اس سے نئے چیلنجز پیدا ہوسکتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کی دنیا میں ہونے والی ترقی پر بھی 2025ء میں نظر رکھنا ہوگی۔ کاروبار، دفاتر، انٹرٹینمنٹ، میڈیا، صحت عامہ اور ذاتی زندگیوں میں اے آئی ٹولز کا استعمال زیادہ عام ہوجائے گا۔ مصنوعی ذہانت پہلے ہی بہت سی تبدیلیاں لے کر آیا ہے۔ لیکن ٹیکنالوجی کی دنیا میں نئے چیلنجز جنم لیں گے جس میں سائبر سیکیورٹی کو بھی خطرات لاحق ہوں گے۔ ملٹری میں اے آئی کے استعمال سے بھی اضافی چیلنجز سر اٹھائیں گے۔

برطانوی تھنک ٹینک چیتھم ہاؤس کا خیال ہے کہ سال 2025ء میں اے آئی کی عالمی نگرانی پر زیادہ توجہ مرکوز کی جائے گی۔ اس نے فروری میں پیرس میں ہونے والی اے آئی ایکشن سربراہی اجلاس کی جانب اشارہ کیا ہے جس میں حکومتی نمائندگان، ٹیک کمپنیز، سائنسدان اور ماہرین شرکت کریں گے اور اے آئی کو عوام کے مفاد کے مطابق لانے کے لیے بات چیت کریں گے۔ ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کی ترقی نے مشکل سوالات اٹھائے ہیں کہ اس ترقی کے متاثر کن اثرات اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوریوں سے کیسے نمٹا جائے۔ جہاں ایک ڈیجیٹل دنیا چیلنجز لاتی ہے وہیں یہ معاشی اور سماجی شعبہ جات میں ترقی کے نئے مواقع بھی پیش کرتی ہے۔

2025ء اپنے ساتھ جغرافیائی تناؤ اور معاشی چیلنجز لے کر آئے گا جو کہ نہ صرف اقوام کے لیے کڑا امتحان ثابت ہوں گے بلکہ یہ بھی بتائیں گے کہ بین الاقوامی برادری مشترکہ مسائل کو حل کرنے کے لیے مل کر کیسے کام کرتے ہیں، ڈان نیوز کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا گیا۔

عالمی مالیاتی نظام میں ڈالر بتدریج اپنی اہمیت کھو رہا ہے

متعدد ممالک کا امریکا پر بڑھتا ہوا عدم اعتماد ڈالر کو لے ڈوبے گا، عالمی زرمبادلہ کے ذخائر میں امریکی ڈالر کا حصہ کم ترین سطح پر آگیا

روس پر عائد پابندیوں کے خدشات کے باعث حالیہ برسوں میں دنیا کی غالب کرنسی کے طور پر ڈالر کی دیرینہ حیثیت خطرے میں پڑ گئی

ڈالر کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کے امریکی رجحان نے اقوام عالم کو خوف زدہ کر دیا اور وہ مالیاتی آزادی کی راہ پر گامزن ہو گئے

ابھرتی ہوئی معیشتیں علاقائی شراکتیں تشکیل دے رہی ہیں اور یوآن یا یورو جیسی متبادل کرنسیوں کو اپنا رہی ہیں، قنیت خلیل اللہ کا تجزیہ

عالمی مالیاتی نظام میں ڈالر بتدریج اپنی قدر و اہمیت کھو رہا ہے جس کی وجہ متعدد ممالک کی جانب سے امریکا پر بڑھتا ہوا عدم اعتماد اور دنیا میں ڈالر پر امریکی تسلط سے نکلنے کی کوششیں ہیں اور اس کے علاوہ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کے باعث اب عالمی تجارت کو دیگر کرنسیوں میں کرنے سے بھی فوائد اور منافع کمایا جاسکتا ہے۔ آئی ایم ایف کی طرف سے شائع کردہ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق عالمی زرمبادلہ کے ذخائر میں امریکی ڈالر کا حصہ 29 سال کی کم ترین سطح پر آگیا، اگرچہ ڈالر دھیرے دھیرے اپنی گرفت کھو رہا ہے لیکن یہ اپنی لیکویڈیٹی، استحکام اور قائم شدہ میکانزم کی وجہ سے اب بھی مضبوط ہے۔ RT کے مطابق، امریکی قرضوں میں اضافے اور واشنگٹن کی اپنے حریفوں بشمول روس پر عائد پابندیوں کے خدشات کے درمیان حالیہ برسوں میں دنیا کی غالب کرنسی کے طور پر ڈالر کی دیرینہ حیثیت خطرے میں پڑ گئی ہے۔ RT کے مطابق امریکی قرضوں میں اضافے اور واشنگٹن کی اپنے حریفوں بشمول روس پر عائد پابندیوں کے باعث حالیہ برسوں میں دنیا کی غالب کرنسی کے طور پر ڈالر کی دیرینہ حیثیت خطرے میں پڑ گئی ہے۔ کازان میں برکس سربراہی اجلاس سے خطاب میں روسی صدر ولادیمیر پوتن

نے خبردار کیا کہ واشنگٹن کی جانب سے پابندیوں کے ذریعے ڈالر کو ہتھیار بنانا اور مغربی مالیاتی نظام تک ممالک کی رسائی سے انکار ایک 'بڑی غلطی تھی جو انہیں 'دوسرے متبادل تلاش کرنے پر مجبور کرے گی، جو ہو بھی رہا ہے۔ اقتصادی اور عوامی پالیسی کے ماہر، کارپوریٹ اور مینجمنٹ کنسلٹنگ فرم کے ڈائریکٹر قنیت خلیل اللہ نے کہا کہ عالمی معیشت میں ڈالر کی کمی میں اضافہ دیکھا جارہا ہے کیونکہ ممالک اپنی تجارت اور زرمبادلہ کے ذخائر کو متنوع بنا رہے ہیں۔ یہ رجحان ڈالر کو ہتھیار بنانے کے لیے امریکی اقدامات، جیسا کہ پابندیاں عائد کرنا اور ذخائر کو منجمد کرنا، جیسا کہ روس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ ان اقدامات سے اعتماد ختم ہوگیا۔ جغرافیائی، سیاسی خطرات اور پابندیوں کے خدشات کو کم کرنے کے لیے ممالک امریکی ڈالر سے دور ہو رہے ہیں، ڈالر کو سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کے امریکی رجحان نے اقوام کو خوف زدہ کر دیا ہے، جس کی وجہ سے وہ مالیاتی آزادی حاصل کرنے کی راہ پر گامزن ہیں۔ مزید برآں ڈالر پر انحصار ممالک کو امریکی فیڈرل ریزرو کی پالیسی کے اتار چڑھاؤ سے دوچار کرتا ہے جس سے شرح مبادلہ اور تجارتی توازن متاثر ہوتا ہے۔ ابھرتی ہوئی معیشتیں علاقائی شراکتیں تشکیل دے رہی ہیں اور یوآن یا یورو جیسی متبادل کرنسیوں کو اپنا رہی ہیں۔ ڈیجیٹل کرنسیاں اور مرکزی بینک کی ڈیجیٹل کرنسیز (CBDCs) مزید قوموں کو ڈالر پر مبنی مالیاتی نظام کو نظرانداز کرنے، خود مختاری کو محفوظ بنانے اور مقامی تجارتی تصفیوں میں سہولت فراہم کرنے کے قابل بنا رہی ہیں۔ خلیل اللہ نے کہا 'عالمی ذخائر میں ڈالر کا حصہ تین دہائیوں کی کم ترین سطح پر گرنا عالمی مالیاتی منظرنامے میں وسیع تر تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔ اگرچہ یہ اشارہ غلبہ کو کم کرتا ہے، ڈالر کی حیثیت بتدریج گر سکتی ہے لیکن مستقبل قریب میں عالمی معیشت میں مرکزی حیثیت رکھے گی۔ اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ BRICS گروپ میں ماسکو اور اس کے اتحادی 65 فیصد باہمی تجارتی تصفیوں میں قومی کرنسیوں کا بہتر استعمال کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی تجارتی

ماہر اور اقتصادی تجزیہ کار عادل ناخدا نے کہا کہ پوری تاریخ میں ڈالر کی کمی کے کئی واقعات سامنے آئے ہیں، جس کا آغاز ین، پھر یورو، یوآن اور اب BRICs کی کرنسی سے ہوا ہے۔ ین اور یورو نے بہت کم اثر ڈالا ہے، عالمی منڈی میں کرنسی کی دستیابی ڈالر کی کمی کا ایک اہم عنصر ہے۔ امریکا کی طرف سے پیدا ہونے والا تجارتی خسارہ غیرملکی منڈیوں میں امریکی ڈالر کی زیادہ سپلائی کا نتیجہ ہے جیسا کہ اسے کم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، اس کے نتیجے میں سپلائی کم ہوسکتی ہے اور اس کے نتیجے میں اس کا غلبہ کم ہوسکتا ہے۔ ایک بین الاقوامی کرنسی نہ صرف آسانی سے دستیاب ہونی چاہیے بلکہ اس میں پالیسیوں کے ذریعے حکومتی مداخلت بھی کم ہونی چاہیے۔ یوآن بہت زیادہ ریاستی کنٹرول میں ہے، جب کہ دیگر کرنسیوں کو اہمیت حاصل ہونے کا امکان نہیں ہے۔ عادل ناخدا کا کہنا تھا کہ 'ہم دیکھ سکتے ہیں کہ باہمی معاہدے زیادہ عام ہوتے جارہے ہیں کیونکہ یہ تیسری کرنسی میں شامل خطرے کو کم کرتا ہے۔ تاہم ان ممالک کے درمیان تجارت جن میں BRIC شامل نہیں، اب بھی ڈالر کے ساتھ جاری رہنے کا امکان ہے جب یہ ممالک دوسری تیسری کرنسیوں کو اپناتے ہیں تو کیا ہم غیر ڈالر پر مبنی تجارت کو مزید نمایاں ہوتے دیکھیں گے غور کریں کہ ڈالر غیر رسمی تجارت میں کس طرح رائج ہے۔

سرمایہ کاردوست پالیسیوں سے معیشت ترقی کرے گی،وزیراعلیٰ سندھ

حکومت نے مقامی اور بین الاقوامی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال کرنے کے لئے کئی مثبت اقدامات کیے ہیں، سید مراد علی شاہ

کاروباری صورتحال کو بہتر بنانے کیلئے اصلاحات پاکستان کے سرمایہ کاری ماحول میں رہنما اصول کی حیثیت رکھتی ہیں، خطاب

چین، امریکا، برطانیہ، فرانس، اٹلی اور یواے ای کی کمپنیاں پاکستان، خصوصاً صوبہ سندھ میں کامیابی سے کاروبار کررہی ہیں

میرا خیال ہے،ہم ٹھیک راستے پر جارہے ہیں، ڈپلومیٹک فورم کی تقریب سے بطور مہمان خصوصی خطاب، سفارتکاروں کی شرکت

وزیراعلیٰ سندھ مراد علی شاہ نے کہا ہے کہ ان کی حکومت نے مقامی اور بین الاقوامی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال رکھنے کیلیے کئی مثبت اقدامات کیے ہیں اور امید ہے کہ سرمایہ کار دوست قومی اور صوبائی پالیسیوں سے آنے والے سالوں میں ملکی معیشت ترقی کریگی۔ یہ بات انہوں نے معاشی اور سماجی بہتری کیلیے ڈپلومیٹک فورم کی تقریب سے مہمان خصوصی کے طور پر خطاب کے دوران کہی۔ تقریب میں مختلف ممالک کے قونصل جنرلز اور دیگر سفارتکاروں نے شرکت کی۔ صدر آصف ہارون نے وزیراعلیٰ اور دیگر سفارت کاروں کا استقبال کیا۔ مراد علی شاہ نے آٹھویں سفارتی اور بین الاقوامی سرمایہ کاری ایوارڈ 2024 منعقد کرنے پر ڈپلومیٹک فورم کی تعریف کی۔ وزیراعلیٰ سندھ نے بتایا کہ ان کی حکومت نے مقامی اور بین الاقوامی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال کرنے کیلیے کئی مثبت اقدامات کیے ہیں اور میرا خیال ہے ہم ٹھیک راستے پر جارہے ہیں۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ قومی اور صوبائی سطح پر سرمایہ کار پالیسیوں کے تسلسل سے پاکستان آنے والے سالوں میں مطلوبہ معاشی ترقی حاصل کرسکے گا۔ انہوں نے بتایا کہ کاروباری صورتحال کو بہتر بنانے کیلیے اصلاحات پاکستان کے سرمایہ کاری ماحول میں رہنما اصول کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس حکمت عملی میں وفاقی اور صوبائی سطح پر کئی جامع اقدامات شامل ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ اصلاحات کا مرکز کاروبار شروع کرنے اور اسے چلانے کیلیے قواعد کی تبدیلی، بہتر ٹیکنالوجی اور اداروں کی صلاحیتوں میں اضافہ ہے۔ وزیراعلیٰ سندھ نے پاکستان کی معاشی نمو میں بیرونی سرمایہ کاری کے کردار کا اعتراف کیا۔ انہوں نے بتایا کہ چین، امریکا، برطانیہ، فرانس، اٹلی، مشرق وسطیٰ اور متحدہ عرب امارات کی ملٹی نیشنل کمپنیاں پاکستان اور خصوصاً سندھ میں کامیابی سے کاروبار کررہی ہیں۔ یہ کمپنیاں سماجی بہتری کے لیے سرگرم کردار ادا کررہی ہیں۔ مراد علی شاہ نے پاکستان میں مقیم بیرونی سفارت کاروں کے مثبت کردار کی بھی تعریف کی۔ آخر میں وزیراعلیٰ سندھ نے سفارتکاروں کو پاکستان اور سندھ میں بیرونی سرمایہ کاری کے فروغ کی بھی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ یہاں مختلف قسم کی سرمایہ کاری کیلیے کئی پرکشش اور محفوظ شعبے موجود ہیں۔ قبل ازیں وزیراعلیٰ سندھ نے سرمایہ کاری لانے کیخدمات کے اعتراف میں چین، امریکا، برطانیہ فرانس، اٹلی، مشرق وسطیٰ اور متحدہ عرب امارات کے سفارت کاروں کو ایوارڈز سے بھی نوازا۔

نئے سال میں ملک کو متعدد داخلی اور خارجی چیلنجز کا سامنا ہوگا،میاں زاہد حسین

عالمی سیاسی تبدیلیاں، داخلی عدم استحکام پالیسی سازوں کا امتحان ثابت ہونگی، چیلنجز سے نمٹنے کے لئے قوم کو متحد رہنا ہوگا

نیشنل بزنس گروپ پاکستان کے چیئرمین، پاکستان بزنس مین اینڈ انٹلیکچولز فورم وآل کراچی انڈسٹریل الائنس کے صدر، ایف پی سی سی آئی پالیسی ایڈوائزری بورڈ کے چیئرمین اور سابق صوبائی وزیر میاں زاہد حسین نے کہا ہے کہ سال 2025 میں پاکستان کو متعدد اہم داخلی اور خارجی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ان چیلنجز سے نمٹنے کے لئے قوم کو نہ صرف متحد ہونا پڑے گا بلکہ اپنے قومی دفاعی اداروں سے بھرپور تعاون کرنا ہوگا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو نقصان ہوسکتا ہے۔ میاں زاہد حسین نے کاروباری برادری سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ نئے سال میں پاکستان کو اندرونی محاذ پر سیاسی عدم استحکام، دہشت گردی اور اقتصادی مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا جبکہ سوشل میڈیا پر ملک دشمن سرگرمیاں بھی جاری رہیں گی۔ خارجی محاذ پر عالمی تبدیلیوں، علاقہ کی بدلتی ہوئی صورتحال، امریکہ کی جانب سے چین کے خلاف ممکنہ اقدامات، یوکرین پالیسی میں تبدیلی، حوثیوں کے خلاف کاروائی میں تیزی اور ایران کے ایٹمی پروگرام کے خلاف فیصلہ کن کاروائی جیسے اقدامات متوقع ہیں جن کے اثرات پاکستان پر بھی پڑیں گے۔ ان اندرونی اور بیرونی چیلنجز سے نمٹنے کے لئے ہماری بٹی ہوئی قوم کو متحد ہونا پڑے گا دفاعی اداروں کی ہرممکن مدد کرنا ہوگی۔ اس سال کے دوران ایک انتشاری ٹولے کی جانب سے سوشل میڈیا پر حکومت اور افواج پاکستان کے خلاف زہریلا پراپگنڈا جاری رکھا جائے گا جس پر کسی محب وطن پاکستانی کو کان دھرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میاں زاہد حسین نے کہا کہ شام اور لبنان سے ایران کا اثر رسوخ ختم ہوچکا ہے اور اب امریکہ اور اسرائیل نے یمن میں حوثیوں کو ہدف بنا رکھا ہے اور ان کا اندازہ ہے کہ چند ماہ میں ان سے بھی نمٹ لیا جائے گا جس کے بعد ساری توجہ ایران کی جانب مرکوز کی جائے گی تاکہ اسکے جوہری پروگرام کو ختم کیا جاسکے۔ ایران چونکہ پاکستان کا پڑوسی ملک ہے اس لئے ایران کے خلاف کاروائی کے اثرات سے پاکستان کا محفوظ رہنا ناممکن ہوگا تاہم اسکے اثرات کو ممکنہ حد تک کم کرنا ہمارے پالیسی سازوں کا امتحان ہوگا۔ میاں زاہد حسین نے کہا کہ سیاسی عدم استحکام کے باوجود موجودہ حکومت اگلے سال بھی کام کرتی رہے گی اور معیشت کی حالت بہتر ہوتی جائے گی مہنگائی کم ہوگی، بجلی اور گیس کی قیمتوں میں کمی کی جائے گی، بینک مارک اپ سنگل ڈیجیٹ پہ آئے گا، ایف بی آر میں ڈیجیٹلائزیشن ہوگی، اسٹاک مارکیٹ، ایکسپورٹ، بیرون ملک سے ترسیلات زر اور ریونیو میں اضافہ ہوگا مگر دہشت گردی کی وجہ سے سرمایہ کاری کی فضا حسب توقع نہیں ہوگی اور لوگ پاکستان کے بجائے دیگر ممالک میں سرمایہ کاری کو زیادہ محفوظ سمجھتے رہیں گے۔ میاں زاہد حسین نے مزید کہا کہ شرح سود میں مسلسل کمی کی جارہی ہے مگر عوام تک اسکے اثرات فی الحال منتقل نہیں ہورہے ہیں۔ افراط زر میں کمی کا بجا طور پر کریڈٹ لیا جارہا ہے مگر ضرورت کی کوئی چیز سستی نہیں ہوسکی ہے بلکہ بہت سی اشیا کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں جبکہ ٹماٹر ملک کے مختلف حصوں میں ڈھائی سو روپے سے چار سو روپے کلو تک بک رہا ہے۔ ان معاملات کا نوٹس لے کرانھیں حل کیا جائے کیونکہ عوام کو معاشی اعداد وشمار سے زیادہ دلچسپی روزگار اور روٹی سے ہوتی ہے۔

گیس کی قیمتوں میں بھاری اِضافے کی منظوری مسترد

عوام اور صنعتوں پر اضافی بوجھ ڈالا گیا ہے، جو پہلے ہی بلند افراطِ زر اور توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا سامنا کر رہے ہیں، حیدرآباد چیمبر

اوگرا کو گیس کی قیمتوں میں کمی کی تجویز پیش کرنی چاہیئے تھی شرح سود اور گیس کے نقصانات میں کمی جیسے عوامل اِس بات کی حمایت کرتے ہیں

سوئی سدرن صارفین کیلئے گیس کی قیمت میں 25.78 فیصد اور سوئی نادرن صارفین کیلئے 8.71 فیصد اِضافہ کیا گیا جو نامناسب ہے

اٹھارویں ترمیم کے تحت سندھ کا اپنے قدرتی وسائل پر پہلا حق ہے مگر سندھ اپنی ضرورت کے مطابق گیس سے محروم ہے، ادریس چوہان

حیدرآباد چیمبر آف اسمال ٹریڈرز اینڈ اسمال انڈسٹری کے قائم مقام صدر احمد ادریس چوہان نے آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (اوگرا) کی جانب سے گیس کی قیمتوں میں بھاری اِضافے کی منظوری کو مسترد کرتے ہوئے اسے صنعتوں، خاص طور پر چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار (SMEs) کے لیے مہلک قرار دیا ہے، یہ غیر منصفانہ اِضافہ عوام اور صنعتوں پر اِضافی بوجھ ڈالے گا جو پہلے ہی بلند افراطِ زر اور توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ ایک بیان میں احمد ادریس نے کہا کہ اوگرا کو گیس کی قیمتوں میں اِضافے کی تجویز دینے کے بجائے قیمتوں میں کمی کی تجویز پیش کرنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ شرح سود میں کمی اور گیس کے نقصانات (یو ایف جی) میں کمی جیسے عوامل اِس بات کی حمایت کرتے ہیں۔ عام طور پر جب شرح سود میں اِضافہ ہوتا ہے تو گیس کے ٹیرف میں بھی اِضافہ کیا جاتا ہے۔ لیکن حالیہ شرح سود میں کمی کو گیس کے نرخوں کے تعین میں نظرانداز کیا گیا ہے جس سے اوگرا کی قیمتوں میں اِضافے کی تجویز حیران کن نظر آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اوگرا کی سفارش پر سوئی سدرن گیس کمپنی لمیٹڈ کے صارفین کے لیے گیس کی قیمت میں 25.78 فیصد اور سوئی نادرن گیس پائپ لائنز لمیٹڈ کے صارفین کے لیے 8.71 فیصد اِضافہ کیا گیا ہے جو واضح طور پر سندھ اور بلوچستان کے صارفین پر پنجاب، خیبر پختونخوا اور اسلام آباد کے صارفین کو ترجیح دینے کا مظہر ہے۔ ادریس چوہان نے کہا ہے کہ آئین پاکستان کی اٹھارویں ترمیم کے تحت صوبہ سندھ کو اپنے قدرتی وسائل پر پہلا حق حاصل ہے۔ لیکن بدقسمتی سے سندھ اپنی ضرورت کے مطابق گیس سے محروم ہے۔ یہ آئین شکنی ہے اور اِس کے باعث سندھ کے صنعتی اور گھریلو صارفین کو اِضافی چارجز ادا کرنا پڑ رہے ہیں۔ جبکہ اوگرا کے اعداد و شمار کے مطابق سندھ پاکستان کے تقریبا 70 فیصد قدرتی گیس کے ذخائر رکھتا ہے اور قومی پیداوار میں 63 فیصد حصہ بھی ڈالتا ہے۔ ادریس چوہان نے کہا کہ یہ فیصلہ نہ صرف صنعتوں کی پیداواری لاگت میں اِضافے کا باعث بنے گا بلکہ بہت سی صنعتوں اور کارخانوں کی بندش کا سبب بھی بنے گا۔ خاص طور پر ایس ایم ایز جو پہلے ہی مہنگائی اور بلند پیداواری لاگت کا شکار ہیں مزید نقصان اٹھائیں گے۔ اس کے نتیجے میں بے روزگاری بڑھے گی اور برآمدات متاثر ہوں گی جو معیشت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچائے گی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ تین دہائیوں سے حکومت نے گیس کے نئے ذخائر کی دریافت پر توجہ نہیں دی جس کے باعث گیس کا بحران بڑھ رہا ہے۔ اگر فوری اِقدامات نہ کیے گئے تو قیمتیں ناقابل برداشت ہو جائیں گی۔ حکومت کو چاہیئے کہ سندھ کو اِس کا حق دے اور ملکی وسائل کی دریافت کے لیے مؤثر پالیسی بنائے تاکہ درآمدی ایندھن پر انحصار کم کیا جا سکے۔ قائم مقام صدر چیمبر ادریس چوہان نے اِس بات پر زور دیا کہ حکومت کی جانب سے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباروں کی ترقی کے لیے کیے گئے اقدامات جیسے کہ رعایتی قرضے اور صنعتی ترقی کے منصوبے اِس فیصلے سے متصادم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گیس کی قیمتوں میں اِضافے سے ایس ایم ایز کی مسابقتی صلاحیت ختم ہو جائے گی جو معیشت کی ریڑھ کی ہڈی سمجھی جاتی ہیں۔ انہوں نے وزیراعظم سے درخواست کی کہ اوگرا کو اپنی سفارشات پر نظرثانی کرنے کی ہدایت دیں اور متبادل حل تلاش کرنے پر توجہ مرکوز کریں۔ انہوں نے حکومت سے یہ بھی کہا کہ وہ اِس بات کو یقینی بنائے کہ صنعتوں پر مزید بوجھ نہ پڑے۔ اگر ٹیرف میں اِضافہ ضروری ہو تو اس کا بوجھ دوسرے شعبوں پر منتقل کیا جائے نہ کہ اِن صنعتوں پر جو پہلے ہی بلند گیس کے بلوں کے باعث مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں۔ اِس کے ساتھ ایس ایم ایز کی ترقی کے لیے مؤثر اور عملی اقدامات کیے جائیں تاکہ ملکی معیشت کو مستحکم کیا جا سکے۔

گیس لوڈ شیڈنگ نے شہریوں کا جینا دوبھر کر دیا

سوئی گیس کی طویل دورانیہ کی لوڈشیڈنگ کے باعث شہریوں کو روزمرہ کے کاموں کھانا پکانے کے لئے مشکلات کا سامنا ہے، عبدالجبار خان

سارا دن گیس نہیں آتی اور اگر آتی ہے تو اس کا پریشر اتنا زیادہ کم ہوتا ہے کہ اس پر کھانا نہیں بن پاتا، بچے بھی ناشتے سے محروم ہو جاتے ہیں

سندھ سب سے زیادہ گیس پیدا کرتا ہے مگر اسی صوبے کے عوام کے لئے گیس کی بنیادی سہولتیں نہ ہونے کے برابر ہیں، معاون خصوصی

خاص طور پر صنعتی علاقوں میں گیس کا شدید بحران ہے جس کی وجہ سے صنعتیں تباہ ہو رہی ہیں، کئی اداروں میں کام نہ ہونے کے برابر ہے

وزیراعلیٰ سندھ کے معاون خصوصی برائے خوراک و سابق ایم پی اے عبدالجبار خان نے کہا ہے کہ سوئی گیس کی لوڈشیڈنگ نے حیدرآباد سمیت سندھ بھر کے شہریوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے،

سردی کے آغاز کے ساتھ ہی سوئی گیس کی طویل دورانیہ کی لوڈشیڈنگ کے باعث شہریوں کو روزمرہ کے کاموں کھانا پکانے کے لئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سارا دن گیس نہیں آتی اور اگر گیس آتی ہے تو اس کا پریشر اتنا کم ہوتا ہے کہ نہ تو اس پر کھانا بن پاتا ہے، اس کے علاوہ بچے بھی صبح گھروں میں ناشتے سے محروم ہو جاتے ہیں، انہوں نے کہا کہ سندھ جو کہ سب سے زیادہ گیس پیدا کرتا ہے لیکن سندھ کے عوام کو گیس کی بنیادی سہولتیں نہ ہونے کے برابر ہے اور خاص طور پر صنعتی علاقوں میں بھی گیس کی شدید بحرانی کیفیت ہے جس کی وجہ سے صنعتیں بھی بحران کا شکار ہیں، کئی صنعتی اداروں میں کام نہ ہونے کے برابر ہے، شفٹیں کم کر دی گئی ہیں جس کی وجہ سے بیروزگاری میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہی صورت حال رہی تو پھر مجبورا لوگ لکڑیوں پر کھانا پکانے لگیں گے جو اضافی بوجھ ہوگا، انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ دے اور حیدرآباد سمیت سندھ میں گیس کی قلت کا فوری خاتمہ کیا جائے۔

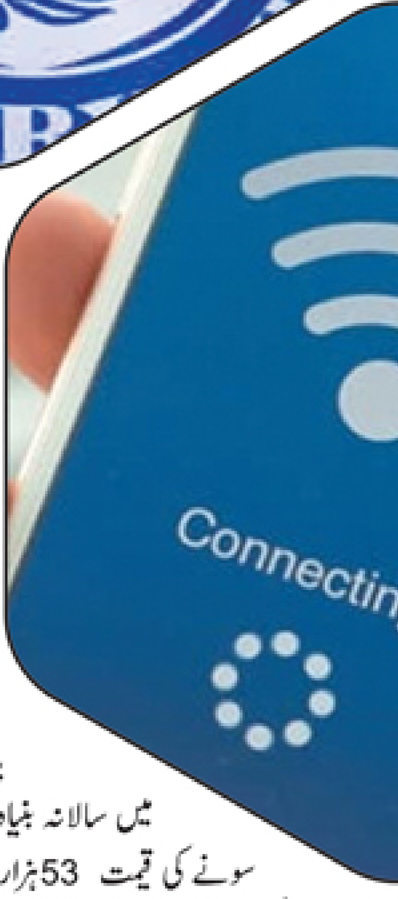

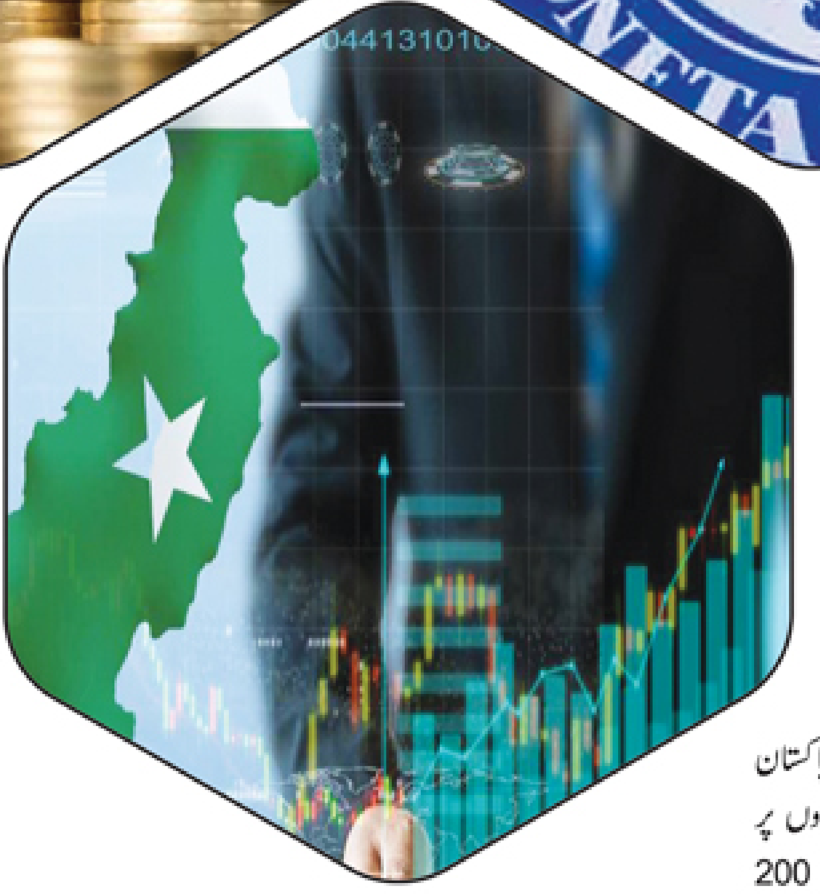

2024، کیا کھویا کیا پایا؟؟

ایک سال کے دوران سونے کی قیمت میں 50ہزار روپے سے زائد کا اضافہ، مرکزی حکومت کے غیر ملکی قرضوں میں کمی ریکارڈ

زرمبادلہ کے بحران، اسمگلنگ کے بڑھتے ہوئے رجحان اور ملکی معیشت کی سنگین صورتحال کی وجہ سے غیر یقینی کیفیت جاری رہی

پاکستانی روپے کی قدر گزشتہ ایک دہائی سے مسلسل گر رہی ہے تاہم سال 2024 میں روپے کی قدر مجموعی طور پر کافی مستحکم رہی

پیٹرول اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کے فی لیٹر پر 60 روپے کے حساب سے لیوی عائد، عوام سے 808 ارب پیٹرولیم لیوی وصول

پاکستان میں سالانہ بنیادوں پر سونے کی قیمت 53ہزار 200 روپے بڑھ گئی۔ رپورٹ کے مطابق دسمبر 2023 میں ملک میں فی تولہ سونے کی قیمت 220000 روپے اور فی 10 گرام سونے کی قیمت 30779 روپے تھی جو دسمبر 2024 تک مہنگا ہو کر ہو کر 2لاکھ 73ہزار 200 روپے ہوگئی۔ سونے کی مقامی قیمتوں میں اضافے کی بنیادی وجوہات میں ملک کو درپیش زرمبادلہ کے بحران، اسمگلنگ کے بڑھتے ہوئے رجحان اور معیشت کی سنگین صورتحال کی وجہ سے غیر یقینی کیفیت شامل رہی۔ خیال رہے کہ دو سال کے دوران مجموعی طور پر سونے کی فی تولہ قیمت میں مجموعی طور پر 78ہزار روپے کا اضافہ ہوا ہے، پاکستان میں سال 2023 کے دوران بھی سالانہ بنیادوں پر سونے کی قیمت 35ہزار 900 روپے اضافہ ہوا تھا۔ واضح رہے کہ سونے کی صنعت میں سب سے زیادہ بااثر تنظیم ورلڈ گولڈ کونسل نے اپنے 2024 کے آوٹ لک رپورٹ میں پہلے ہی واضح کیا تھا کہ 65فیصد امکان ہے کہ 2024 میں امریکی معیشت ست روی یا سافٹ لینڈنگ کا تجربہ کرے گی۔ اگر ایسا ہوا تو سونے کی مانگ الٹرا پوٹینشل کے ساتھ فلیٹ ہوگی۔ اس کا مطلب ہے کہ سونے کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا☆ پاکستانی روپے کی قدر گزشتہ ایک دہائی سے مسلسل گر رہی ہے تاہم سال 2024 میں روپے کی قدر مجموعی طور پر مستحکم رہی۔ گزشتہ سال نگران حکومت آنے کے بعد انٹربینک میں ڈالر ریکارڈ 307 روپے اور اوپن مارکیٹ کا بھا 328 روپے تک پہنچ گیا تھا لیکن پھر حکومت اور سرکاری اداروں کی انتظامی کوششوں نے روپے کی گرتی قدر کو بحال کیا۔ رواں سال کے آغاز میں انٹربینک میں ڈالر 281 روپے اور اوپن مارکیٹ میں 283 روپے پر تھا جبکہ گزشتہ کاروباری ہفتے کے اختتام تک انٹربینک میں ڈالر کی قدر 278 روپے 47 پیسے رہی۔ رواں سال کے دوران مجموعی طور پر ڈالر کی قدر میں 3 روپے کا اضافہ ہوا ہے جبکہ وزارت خزانہ کے اکنامک اپ ڈیٹ آوٹ لک رپورٹ کے مطابق گزشتہ 5 ماہ کے دوران ڈالر کی قدر میں 4 روپے کمی ہوگئی ہے۔ معاشی ماہرین کے مطابق عالمی حالات، بیرونی ادائیگیوں کا دبا، ملکی سیاسی صورتحال اور زرمبادلہ کی قلت روپے کو سال کے دوران گرانے کی وجوہات رہیں۔ واضح رہے کہ گزشتہ 15 مہینوں سے پاکستانی روپے کی قدر میں معمولی اضافہ دیکھنے کو ملا ہے، اور یہ گزشتہ نومہینوں سے امریکی ڈالر کے مقابلے میں 277 سے 288 کی سطح پر مستحکم ہے۔ گزشتہ چند مہینوں سے ترسیلات زر بڑھ رہی ہیں، جس کا ثبوت کرنٹ اکانٹ میں مالی سال 25 پانچ ماہ کے دوران 944 ملین ڈالر کی اضافی رقم آنا ہے، اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے جون سے اگست 2024 کے دوران انٹربینک مارکیٹ سے 1.9 ارب ڈالر خریدے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کے ذخائر موجودہ مالی سال میں 9.3 ارب ڈالر سے بڑھ کر 12.1 ارب ڈالر ہو گئے ہیں☆ سال 2024 میں وفاقی حکومت کے قرضوں میں مجموعی طور پر 3ہزار 919 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ مرکزی حکومت کے غیر ملکی قرضوں میں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی دستاویز کے مطابق 2024 میں وفاقی حکومت کے مقامی قرضوں میں 4ہزار 632 ارب روپے کا اضافہ ہوا تاہم مرکزی حکومت کے غیر ملکی قرضوں میں 710 ارب روپے کی کمی بھی ہوئی۔ اکتوبر 2024 تک کے دستیاب سرکاری ڈیٹا کے مطابق حکومتی قرضہ 69 ہزار 114 ارب روپے رہا تاہم نومبر اور دسمبر 2024 کے دو مہینوں کےحکومتی قرضوں کا ڈیٹا ابھی آنا باقی ہے۔ مرکزی بینک کی رپورٹ کے مطابق اکتوبر 2024 تک وفاقی حکومت کا مقامی قرضہ 47ہزار 231 ارب روپے اور وفاقی حکومت کا غیر ملکی قرضہ 21ہزار 884 ارب روپے تھا۔ اسٹیٹ بینک کے مطابق دسمبر 2023 میں وفاقی حکومت کےقرضوں کا حجم 65ہزار 195

2024 پاکستان اسٹاک ایکس چینج کیلئے ایک یادگار سال رہا

2024 میں ریکارڈ نوعیت کی تیزی کے ساتھ اسٹاک مارکیٹ نے تاریخی سنگ میل عبور کیے

سرمایہ کاری کرنے والوں کو بھاری منافع دیتے ہوئے تاریخی کامیابیوں کا ایک سالہ سفر مکمل کیا

2025 میں فن ٹیک اور اسٹارٹ اپس پر ہماری توجہ مرکوز ہوگی، سی ای او اسٹاک ایکسچینج کی گفتگو

2024 پاکستان اسٹاک ایکس چینج کیلئے ایک یادگار سال رہا، 2024 میں ریکارڈ نوعیت کی تیزی کے ساتھ اسٹاک مارکیٹ نے نا صرف تاریخی سنگ میل عبور کیے بلکہ سرمایہ کاری کرنے والوں کو بھاری منافع دیتے ہوئے تاریخی کامیابیوں کا ایک سالہ سفر مکمل کیا۔ سال 2024 میں پاکستان اسٹاک ایکسچینج نے ایسے کئی تاریخی ریکارڈز قائم کیے جو اس سے قبل کبھی قائم نہیں ہوئے تھے۔ زیر تبصرہ سال میں کیپٹل مارکیٹ کے سرمایہ کاروں کو 80 فیصد ریٹرن دینے کا بھی ریکارڈ قائم ہوا اور تاریخ میں پہلی بار ایک لاکھ پوائنٹس کا سنگ میل بھی عبور ہوا لیکن اس سے قبل پی ٹی آئی کے دور حکومت میں اسٹاک مارکیٹ کے سرمایہ کاروں نے کئی سال انتہائی مشکل دور بھی دیکھا۔ ایک سال میں ہنڈریڈ انڈیکس میں مجموعی طور پر 52 ہزار 807 پوائنٹس کا ریکارڈ اضافہ ہوا، یکم جنوری کو جو ہنڈریڈ انڈیکس 62451 پوائنٹس پر تھا وہ تیزی سے بڑھتے بڑھتے 115258

پوائنٹس کا سنگ میل بھی عبور کر گیا۔ سال 2024 کے دوران حصص کی مالیت میں مجموعی طور پر 54 کھرب 95 ارب روپے سے زائد کا اضافہ ہوا۔ سال 2024 میں غیر ملکیوں نے کیپٹل مارکیٹ سے شیئرز بیچ کر 12 کروڑ ڈالرز کا سرمایہ نکال لیا اور ایسا پہلی بار ہوا کہ غیر ملکیوں کی فروخت پر دبا کے باوجود اسٹاک مارکیٹ نہیں گری۔ زیر تبصرہ سال کے دوران غیر متوقع طور پر مسلسل غیر معمولی تیزی نے مارکیٹ میں خدشات اور گھبراہٹ کو بھی جنم دیا جس کے باعث دسمبر میں اسٹاک مارکیٹ میں معمول سے ہٹ کر اتار چڑھا بھی دیکھا گیا۔ دسمبر کے ایسے ہی دو سیشنز میں ایک دن اسٹاک مارکیٹ 4700 پوائنٹس کی تیزی کا تاریخی ریکارڈ بنا تو وہیں ایک دن 4800 پوائنٹس کی تاریخی مندی کا ریکارڈ بھی مارکیٹ نے اپنے نام کیا۔ سال 2024 میں مالیات، فارما، فوڈ، ٹیکسٹائل اور ٹرانسپورٹ کےشعبے سے 9 نئی کمپنیوں نے پاکستان اسٹاک ایچنج میں لسٹ ہو کر عوام کو شیئرز فروخت کر کے اپنے کاروبار میں حصہ دار بنایا تاہم ایک کمپنی پاک سوزوکی موٹرز اپنے شیئرز واپس خرید کر اسٹاک مارکیٹ سے ڈی لسٹ ہوگئی۔ پاکستان اسٹاک ایکسچینج کے سی ای او فرخ سبزواری نے خصوصی بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ میکرو اکنامک استحکام کے باعث 2024 میں پاکستان اسٹاک ایکسچینج تاریخ ساز بلندیوں پر پہنچی اور کیپٹل مارکیٹ کے توسط سے سرمایہ کاروں کو 80 فیصد ریٹرن حاصل ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ سال 2024 دوران 5 آئی پی اوز ہوئے اور 6 نئی کمپنیوں کی لسٹنگ ہوئی، 5 آئی پی اوز کے ذریعے 8 ارب 40 کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی، ماہوار بنیادوں پر 7 سے ساڑھے 7ہزار نئے انویسٹرز کی کیپٹل مارکیٹ میں شمولیت بھی ریکارڈ کی گئی۔ فرخ سبزواری نے بتایا کہ سال 2025 میں اسٹاک مارکیٹ میں انویسٹرز کی بنیاد کو آگاہی مہم کے ذریعے وسیع کرنا ہے جبکہ فن ٹیک اور اسٹارٹ اپس پر ہماری توجہ مرکوز ہوگی۔

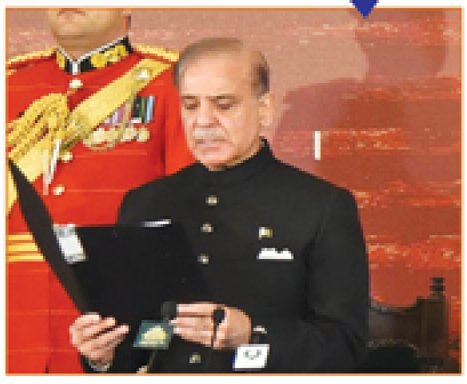

2024میں چھ لاکھ 63ہزار 186 سے زائد پاکستانیوں نے ملک کو خیر باد کہا

وزارت اوورسیز پاکستانیز سال 2024 میں پاکستانیوں کے لیے بیرون ملک روزگار کے مواقع کا ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے اور 10 لاکھ کے ہدف کے برعکس 7 لاکھ کے لگ بھگ پاکستانیوں کو قانونی طریقے سے بیرون ملک روزگار ملا۔ یہ نہ صرف ہدف سے کم ہے بلکہ سال 2023 کے مقابلے میں بھی کم وبیش ایک سے ڈیڑھ لاکھ کم ہے۔ بیورو آف ایمگریشن واوورسیز ایمپلائمنٹ کے اعداد وشمار کے مطابق 2024میں چھ لاکھ 63ہزار 186 سے زائد پاکستانیوں نے قانونی طریقے بیرون ممالک حصول روزگار کے لیے ملک کو خیر باد کہا۔ بیورو کے مطابق 2023 میں قانونی طریقے سے بیرون ممالک حصول روزگار کے لیے جانے والے پاکستانیوں کی تعداد آٹھ لاکھ 62ہزار 625 تھی۔ اگر دسمبر میں متوقع طور پر جانے والوں کو بھی شامل کرلیا جائے تب بھی گذشتہ سال کے مقابلے میں ایک سے ڈیڑھ لاکھ کم ملازمتوں کا امکان ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب ملک میں معاشی صورت حال قابل رشک نہیں اور پاکستانیوں کی ایک بڑی تعداد بیرون مالک جانے کے لیے تگ ودوکر رہی ہے، اس کے باوجود بیرون ملک ملازمتوں کے حصول کا ہدف حاصل نہ ہونا وزارت اوورسیز کے لیے نہ صرف ایک چیلنج ہے بلکہ اس بھی بڑا چیلنج یہ ہے کہ تمام تر دعوں اور کوششوں کے باوجود خلیجی ممالک کے علاوہ وزارت اوورسیز دنیا کے دیگر ممالک میں اپنا شیئر حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکی۔ سال 2024 میں بیرون ملک قانونی طور پر روزگار حاصل کرنے والے کم وبیش سات لاکھ افراد میں سے 90 فیصد سے زائد نے چھ خلیجی ممالک کا رخ کیا جبکہ باقی دس فیصد نے دیگر 48 ممالک میں روزگار حاصل کیا۔ ہر سال کی طرح اس بار بھی سعودی عرب سات لاکھ میں سے سوا لاکھ پاکستانیوں کا میزبان بنا اور انھیں ملازمتیں دیں جو بیرون ملک جانے والوں کی کل تعداد کا ساٹھ فیصد بنتا ہے۔ متحدہ عرب امارات 70ہزار کے قریب، عمان میں 75ہزار، قطر میں 40ہزار، بحرین میں 25ہزار اور کویت میں دو ہزار کے قریب پاکستانیوں کو روزگار ملا۔ اس کے علاوہ برطانیہ میں 17ہزار، ملائیشیا میں چھ ہزار کے قریب، عراق ساڑھے چھ ہزار، رومانیہ ڈیڑھ ہزار اور کچھ دیگر ممالک میں ایک ہزار لوگوں کو ملازمتیں ملیں۔ تمام تر کوششوں کے باوجود ہدف کا حصول ممکن نہ ہونے اور گذشتہ سال کی نسبت بھی تعداد کم رہنے کی وجہ بیرون مالک تربیت یافتہ ورکرز کی بڑھتی ہوئی ڈیمانڈ ہے۔ سیکریٹری وزارت اوورسیز پاکستانیز ڈاکٹر ارشد محمود کے مطابق دنیا بھر کی لیبر مارکیٹ میں مہارت یافتہ ورک فورس کی طلب بڑھ رہی ہے۔ جتنے لوگ بھی مہارت رکھتے ہیں یا پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کرتے ہیں انھیں دنیا کے ممالک میں چار سے چھ ہزار ڈالر ماہانہ ملازمت مل رہی ہے، جبکہ غیر تربیت یافتہ مزدور کی تنخواہیں اتنی زیادہ نہیں ہیں۔ دوسری جانب ہزاروں پاکستانی تارکین وطن ہر برس غیر قانونی طور پر یورپ پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ 2021 سے 2023 تک ایک لاکھ 54ہزار 205 غیر قانونی پاکستانی تارکین وطن کو ڈی پورٹ کیا گیا۔ سینکڑوں غیر قانونی طور پر یورپ داخل ہونے کی کوشش میں جانوں سے بھی گئے۔ پاکستان کے کسی بھی ادارے کو غیر قانونی طور پر بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی حتمی تعداد معلوم نہیں، تاہم اس حوالے سے مختلف اندازے لگائے جاتے ہیں جن کی کسی بھی فورم سے تصدیق ممکن نہیں ہے۔

ارب روپے تھا جس میں وفاقی حکومت کا مقامی قرضہ 42ہزار 595ارب روپے اور غیر ملکی قرضہ 22ہزار 600ارب روپے تھا۔ دوسری جانب گزشتہ ہفتے شہباز حکومت کے ابتدائی 8 ماہ میں قرضوں میں اضافے کی تفصیلات سامنے آئی تھی، رپورٹ کے مطابق مارچ سے اکتوبر 2024 تک وفاقی حکومت کے قرضے میں 4 ہزار 304ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ دستاویز کے مطابق فروری 2024 یعنی نگران دور کے آخری مہینے میں وفاقی حکومت کا قرضہ 64ہزار 810ارب روپے تھا اور اگست 2023 میں وفاقی حکومت کا قرضہ 63ہزار 970ارب روپے تھا☆ملکی تاریخ میں پہلی بار کسی بھی مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں سب سے زیادہ لیوی کی وصولی کا انکشاف ہوا ہے۔ رپورٹ کے مطابق شہری پیٹرولیم لیوی کے بڑھتے بوجھ تلے دب گئے، 2024 کے دوران پیٹرولیم لیوی کی مد میں ریکارڈ 808ارب 14 کروڑ روپے کی وصولیوں کا انکشاف ہوا ہے یہ وصولیاں جنوری سے ستمبر کے دوران کی گئیں۔ سال کے اختتام تک پیٹرولیم لیوی کا بوجھ مزید بڑھ جائیگا، سرکاری دستاویزات کے مطابق جنوری سے مارچ کی سہ ماہی میں پیٹرولیم لیوی کی آمدنی 246ارب 82 کروڑ روپے، اپریل سے جون کی سہ ماہی میں 299ارب 63 کروڑ روپے اور جولائی سے ستمبر کی سہ ماہی میں 261 ارب 67 کروڑ روپے تھی۔ اسوقت پیٹرول اور ہائی سپیڈ ڈیزل کے فی لیٹر پر 60 روپے کے حساب سے لیوی عائد ہے، پیٹرولیم لیوی کی آمدنی نان ٹیکس آمدنی ہے جو خالصتاً وفاقی حکومت کے پاس رہتی ہے جبکہ اسکے مقابلے میں ایف بی آر کی ٹیکس آمدنی میں سے این ایف سی ایوارڈ کے تحت 57 اعشاریہ 5فیصد حصہ صوبوں کے پاس چلا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ 30جون 2025 کو ختم ہونیوالے رواں مالی سال کیلئے وفاقی حکومت نے پیٹرولیم لیوی کی مد میں وصولیوں کا ہدف 1281ارب روپے مقرر کیا ہے اور مالی سال 2023-24 میں وصولی ایک ہزار 19ارب روپے تھی جبکہ مالی سال 2022-23 میں پیٹرولیم لیوی کی مد میں 580ارب روپے وصول کئے گئے تھے۔

چین کی سرزمین پر ایک پاکستانی لڑکی

中国土地上的巴基斯坦女孩

کراچی ایئرپورٹ کی چمکتی دمکتی روشنیوں میں ایسا جادو ہے جو نہ صرف مسافروں کے قدموں کو نئی راہوں پر لے جانے کی دعوت دیتا ہے بلکہ دلوں میں ان کہی کہانیاں بُن دیتا ہے۔ یہ وہی لمحہ تھا جب میں اور میرے شریک حیات، ایک نئے سفر کی شروعات کرنے جا رہے تھے۔ ہماری منزل وہ دیس ہے جسے دنیا "چین " کے نام سے جانتی ہے

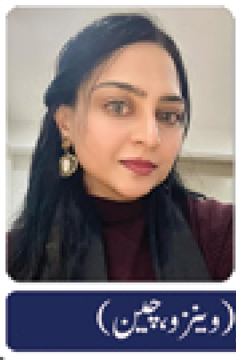

نئے جہاں کی تلاش
ارم زہرا (وینزو، چین)

جہاں قدیم تہذیب کی خوشبو اور جدیدیت کی روشنی قدم ,قدم پر محسوس ہوتی ہے چین کا نام سنتے ہی ہمیشہ میرے ذہن میں رنگ برنگی تصاویر ابھرتی تھیں پرانے بادشاہوں کے محلات، اونچی دیواریں، جدید ترین ٹیکنالوجی ,قدیم دیوار چین کی بلندیاں، بلند و بالا پہاڑوں کا سلسلہ , آبشاریں جہاں قدرت اپنے جوبن پر نظر آتی ہے. میری ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ ایک دن میں اس سرزمین کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھوں گی نا کہ ٹک ٹاک کی ریلیز پہ .....اور جب یہ موقع آیا، تو میں نے اسے دل سے خوش آمدید کہا. کراچی ایئرپورٹ پر مسافروں کی جلد بازی کے ساتھ جذبات کا سمندر نظر آ رہا تھا۔ جہاں والدین کے آنسو، بچوں کی ہنسی، اور دوستوں کی دعائیں اپنے پیاروں کو رخصت کر رہی تھیں، وہیں میں نے بھی اپنی بہنوں سے وداع لیا۔ سب کچھ ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی فلم چل رہی ہو۔ اور اس فلم کے مرکزی کردار ہم ہوں .... جہاز نے آہستہ , آہستہ رن وے پر حرکت کی، اور میں نے مسکراتے ہوئے کھڑکی سے نیچے دیکھا۔ کھڑکی والی سیٹ پر میں ہمیشہ ہی قبضہ کر لیتی ہوں . شریک حیات بھی بخوبی جانتے ہیں جب میں معصومیت سے ہمیشہ وہی وعدہ دہراتی ہوں جو کبھی نبھانے کا ارادہ نہیں ہوتا "واپسی پر آپ کی باری ! جیسے ہی جہاز نے فضا میں بلند ہونا شروع کیا، میں نے سفری دعائیں پڑھیں اور انہی دعاؤں کے حصار میں تصوراتی خیالی دنیا میں حقیقت کے رنگ بھرنے لگی ....رات کے اندھیرے میں جہاز کی روشنیوں کا منظر، اور نیچے زمین پر بکھری روشنیوں کی قطاریں، سب کچھ کسی خوبصورت شاعری کا حصہ لگ رہا تھا۔ میں نے اپنے شریک حیات کی طرف دیکھا، جن کی آنکھوں میں مستقبل کے روشن امکانات نمایاں تھے . کراچی سے بیجنگ کا سفر طویل مگر آرام دہ تھا۔ جیسے ہی جہاز بیجنگ کے قریب پہنچا، دنیا بدل چکی تھی۔ کھڑکی سے نظر آنے والے مناظر کسی اور ہی دنیا کی کہانی سنا رہے تھے۔ قدیم عمارتیں، جدید اسکائی اسکریپرز، اور ان کے درمیان پھیلے باغات۔ یہ شہر ایک عجیب امتزاج تھا، جہاں تاریخ اور جدیدیت نے ایک دوسرے کو گلے لگایا ہوا تھا۔ بیجنگ ایئرپورٹ پر اترتے ہی سرد ہوا نے ہمارا استقبال کیا۔ یہاں تو ہوا بھی لگتا ہے ویزہ لے کر آتی ہے ۔ میں نے صاف ستھری ہوا میں ایک طویل سانس لیتے ہوئے سوچا۔ ایئرپورٹ کی وسیع و عریض عمارتیں دیکھ کر دل میں ایک عجیب سی حیرت جاگی۔ چین واقعی وہ ملک ہے جہاں مستقبل کا ہر خواب حقیقت کا روپ دھار سکتا ہے۔۔ بیجنگ ایئرپورٹ، جو اپنی وسعت اور خوبصورتی کے لیے مشہور ہے، واقعی کسی شاہکار سے کم نہیں تھا۔ ایئرپورٹ پر موجود ہر چیز نہایت منظم اور جدید تھی۔۔ بیجنگ ایئرپورٹ پر قدم رکھتے ہی ایسا محسوس ہوا جیسے ہم مستقبل کی کسی دنیا میں آ پہنچے ہوں۔ یہ صرف ایک ایئرپورٹ نہیں، بلکہ ٹیکنالوجی کا ایسا شاہکار ہے جہاں ہر چیز اپنی جگہ خودکار اور بے مثال ہے۔ داخلے سے لے کر سامان کی ترسیل تک، ہر قدم پر جدت کے مظاہر دیکھنے کو ملے۔ روبوٹ گائیڈز خاموشی سے مسافروں کی مدد کرتے نظر آتے ہیں، اپنے روشن اسکرینوں پر نقشے اور راستے دکھاتے ہوئے، جیسے وہ انسانوں کی جگہ لینے کے لیے ہی بنائے گئے ہوں۔ چیک ان کا نظام مکمل طور پر خودکار تھا، جہاں صرف ایک بارکوڈ اسکین کروا کر آپ کی تمام معلومات کمپیوٹر کے سامنے موجود ہوتی ہیں۔ نہ کوئی قطار، نہ کوئی پیچیدگی بس ایک اسکرین کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور باقی کام مشین خود کرے گی.

ارم زہرا کون ہیں؟

ارم زہرا کراچی کی ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں، انھوں نے کراچی یونیورسٹی سے ماسٹرز کیا اور روزنامہ "قومی اخبار" اور "دھوم چینل" میں خدمات انجام دیں۔ نثر نگاری میں نام پیدا کرنے کے بعد جب شاعری کی طرف رجوع کیا تو وہ کراچی کے مشاعروں کی ایک اہم ضرورت بن گئیں۔ حساس دل کی مالک ہونے کی (وجہ) سے انہوں نے انسانی جذبوں سے لبریز ایسی شاعری کی جو جلد ہی ادبی اور عوامی حلقوں میں مقبول ہو گئی۔ ہر مشاعرے میں ان کی پراثر شاعری کے لیے واہ واہ کی صدائیں گونجتیں۔ بھرپور عوامی پذیرائی نے ان کے حوصلے کو بلند کیا اور انہوں نے پانچ کتابیں لکھ ڈالیں، جن میں دو مجموعہ کلام "*اف اللہ*" اور "*دل کی مسند*" شامل ہیں۔ شہر کراچی کے حوالے سے ان کی تخلیقات میں "میرے شہر کی کہانی" جیسا اہم ادبی کام شامل ہے، جب کہ ان کا ناول "*چاند میرا منتظر*" اور افسانوی مجموعہ "*آدھ کھلا دریچہ*" بھی قارئین میں خاصا مقبول ہوا۔ ارم زہرا ان دنوں چین میں مقیم ہیں اور اب "*کنزیومر واچ*" کے لیے ہفتہ وار کالم لکھیں گی، جو بنیادی طور پر ایک سفرنامہ ہے

پھر سیکورٹی چیک کا مرحلہ آیا، جہاں نہ صرف جدید اسکینرز بلکہ مصنوعی ذہانت کے حامل روبوٹ بھی کام کر رہے تھے۔ چہرے کی شناخت کا نظام اتنا تیز تھا کہ پلک جھپکنے میں ہی آپ کی شناخت مکمل ہو جاتی ہے ایئرپورٹ کے اندرونی نظام کا ہر حصہ اتنا مربوط اور منظم تھا کہ ہر کام اپنی جگہ بالکل درست انداز میں انجام پا رہا تھا۔ ایک لمحے کے لیے ایسا لگا کہ ہم ایک ایسی دنیا میں ہیں جہاں ماضی کی مشکلات کو مستقبل کی آسانیوں نے بدل دیا ہو۔ یہاں ہمارا تین گھنٹے کا قیام تھا اس لئے اب بھوک کا احساس بھی شدت اختیار کر گیا ... جہاز میں حلال کھانے کی عدم دستیابی کی وجہ سے ہم نے سفر کے دوران صرف فروٹس پر گزارا کیا تھا۔ وہ سیب اور ڈرائی فروٹس جو جہاز کے عملے نے ہمیں بڑی محبت سے دیے تھے، کسی شاہی ضیافت سے کم نہ لگے۔ لیکن بیجنگ کے سرد موسم میں، یہ پھل کافی نہیں تھے۔ دل چاہ رہا تھا کہ کچھ گرم اور خوشبودار مل جائے، جو نہ صرف جسم کو بلکہ روح کو بھی سکون دے۔ ہماری نظریں اسٹاربکس پر جا ٹھہریں۔ وہاں پہنچتے ہی کافی کی خوشبو نے ہمیں جکڑ لیا۔ ہم نے " کیپوچینو " کا آرڈر دیا اور جب کافی کا پہلا گھونٹ لیا تو ایسا لگا جیسے زندگی دوبارہ شروع ہوگئی ہو۔ گرم، کریمی، اور چاکلیٹ کے ہلکے ذائقے کے ساتھ یہ کافی، سردی اور تھکن دونوں کے لیے بہترین علاج تھی". بیجنگ ایئرپورٹ پر قیام مختصر تھا، لیکن اس دوران میں نے محسوس کیا کہ یہ ملک واقعی ترقی کی ایک مثال ہے۔ میری اگلی پرواز وینزو کے لیے تھی، اور میرے دل میں تجسس مزید بڑھ رہا تھا۔ میں سوچ رہی تھی کہ وینزو، جو اپنی کاروباری ذہانت اور قدیم روایات کے لیے مشہور ہے، دیکھتے ہیں مجھے کیا حیرتیں دکھائے گا ...؟ "رات کا دوسرا پہر تھا، جب طیارے کی کھڑکی سے جھانکتے ہوئے مجھے وینزو کے جگمگاتے چراغ نظر آئے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے زمین پر ستارے بکھیر دیے ہوں۔ میں نے اپنے دل کو تیز دھڑکتا محسوس کیا ایک نئی سرزمین، ایک نیا شہر، اور ایک نئی کہانی میرا انتظار کر رہی ہے , ہوا میں ایک عجیب سی خوشبو تھی، مجھے اپنے اردگرد کسی قدیم روایت کی بازگشت محسوس ہو رہی تھی". میں نے اپنی یادداشت کی ڈائری میں لکھا: چین کے شہر وینزو کا سفر صرف راستوں کی کہانی نہیں ہوگا، بلکہ یہ وقت کے پردے میں چھپے ہوئے خوابوں کی تلاش کا سفر ہوگا۔ "جیسے ہی طیارہ زمین پر اترا، میں نے اپنی گھڑی پر وقت دیکھا رات کے تین بج رہے تھے، لیکن وینزو کے ایئرپورٹ پر زندگی جاگ رہی تھی۔ یہ شہر شاید کبھی سوتا ہی نہیں۔ میرے اردگرد اجنبی زبانوں کی سرگوشیاں، مختلف ثقافتوں کی جھلکیاں اور ایک خاص قسم کا سکون تھا، جو کسی نئی جگہ پر پہنچنے پر ہی محسوس ہوتا ہے۔ ""ایئرپورٹ سے باہر نکلتے ہی ٹھنڈی ہوا نے ہمارا استقبال کیا۔ (جاری ہے)

خواتین کو بلا سود قرضوں کے ذریعے با اختیار بنانے کا منصوبہ

ہم خواتین کے لیے پائیدار معاشی مواقع کی وسعت کے ذریعے صنفی مساوات کو فروغ دینے کے لیے پر عزم ہیں، سی ای او، پی اینڈ جی

عالمی بینک نے خواتین کو اپنا کاروبار شروع کرنے میں مدد کی غرض سے مالی وسائل تک رسائی میں اضافہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے

یہ اقدام اقوام متحدہ کے پائیدار ترقیاتی اہداف نمبر 1 (غربت کا خاتمہ) اور ہدف نمبر 5 (صنفی مساوات) کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے

اپنے صارفین کو اس تبدیلی کے اقدام میں شمولیت کی دعوت دینے کا ہمارا مقصد بامعنی تبدیلی لانا ہے، سی ای او امتیاز گروپ، عمر امتیاز

پی اینڈ جی پاکستان، پاکستان میں سب سے بڑے خوردہ فروش گروپ، امتیاز گروپ اور معروف غیر منافع بخش ادارے، اخوت اسلامک مائیکرو فنانس نے مفاہمت کی ایک یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے ہیں جس کا مقصد خواتین مائیکرو پرینیورز کو بلا سود قرضوں کے ذریعے با اختیار بنانا ہے۔ یہ اقدام مقامی انٹرپرینیورشپ کو فروغ دینے اور کمیونٹیز میں معاشی ترقی میں اضافے کے مشترکہ عزم کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس شراکت داری کا مقصد بلا سود قرضوں کی فراہمی کے ذریعے خواتین کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا ہے، تاکہ تیزی سے ترقی کرنے والے ایسے کاروبار شروع کر سکیں جو نہ صرف اُن کی اپنی زندگیوں کو بہتر بنائیں بلکہ اُن کے خاندانوں کی زندگی بھی بہتر بنائیں اور مجموعی طور پر معاشرے کیلیے بھی مثبت کردار ادا کریں۔ یہ تعاون پی اینڈ جی پاکستان اور امتیاز گروپ، دونوں کے ملازمین کے لیے اِن سٹور ایکٹویشن اور عطیات کے پروگرام کے ساتھ شروع کیا جائے گا، تاکہ تقریباً ایک کروڑ روپے جمع کیے جاسکیں۔ اس اقدام کا مقصد 500 سے زائد خواتین کی زندگیوں کو تبدیل کرنا ہے اور تقریباً 800 افراد کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے، جس سے پاکستان بھر میں مختلف خاندانوں اور کمیونٹیز کو فائدہ پہنچے گا۔ ایسے صارفین جو ایریل، پیمپرز، آل ویز (Always)، جلیٹ، ہیڈ اینڈ شولڈرز، پینٹین، یا سیف گارڈ خریدیں گے وہ ہر خریداری کے ساتھ اس مقصد میں شریک ہو رہے ہوں گے۔ اس اقدام کے بارے میں پی اینڈ جی پاکستان کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر، اویس اطہر یوسف، نے کہا کہ "ہم خواتین کے لیے پائیدار معاشی مواقع کی وسعت کے ذریعے صنفی مساوات کو فروغ دینے کے لیے پر عزم ہیں۔ امتیاز گروپ اور اخوت اسلامک مائیکرو فنانس کے ساتھ ہمارے اشتراک خواتین کاروباری افراد اور رہنماؤں کے طور پر کردار ادا کر رہی ہیں۔ تاہم، پاکستان میں، خواتین کی خدمات معاشی کے بجائے زیادہ تر معاشرتی نوعیت کی ہیں، اور اُن کی شرکت دنیا بھر کے مقابلے میں سب سے کم ہے۔ عالمی بینک کی ایک رپورٹ میں خواتین کو اپنا کاروبار شروع کرنے اور اسے فروغ دینے میں مدد کی غرض سے مالی وسائل تک رسائی میں اضافہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ یہ اقدام اقوام متحدہ کے پائیدار ترقیاتی اہداف نمبر 1 (غربت کا خاتمہ) اور ہدف نمبر 5 (صنفی مساوات) کے ساتھ مطابقت رکھتا خواتین کاروباری افراد کو با اختیار بنانے، ان کے معیار زندگی کو بہتر بنانے اور مجموعی طور پر معاشرے کو بہتر بنانے کے لیے ڈیزائن کیے گئے ہیں۔" پراکٹر اینڈ گیمبل ملک میں مساوات اور شمولیت کے لیے اپنے مشن کو آگے بڑھانے کی غرض سے پُرعزم ہے۔ یہ صنفی تعصب کو دور کرنے، لڑکیوں کے لیے تعلیم کو ممکن بنانے اور خواتین کو معاشی طور پر با اختیار بنانے کے لیے اپنے کاروباری آپریشنز کی طاقت کے ساتھ ساتھ اپنے پیمانے اور اشتہاری آواز بھی سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔

انہیں با اختیار بنانے اور معاشی ترقی کے مواقع پیدا ہوں گے اور

کا مقصد پسماندہ کمیونٹیز میں خواتین کو با اختیار بنانا اور کاروباری فرد کے طور پر اُن کی مالی خودمختاری کو فروغ دینا

ہے۔" عالمی سطح پر، خواتین کی مالی شمولیت میں اضافہ ہو رہا ہے، جس کے باعث زیادہ سے زیادہ

ہے۔ مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امتیاز گروپ کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر، عمر امتیاز، نے مزید کہا کہ "کمیونٹی پر مبنی خوردہ فروش کی حیثیت سے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ خواتین کو با اختیار بنانا انفرادی کاروباروں کی مدد کرنے سے بڑھ کر ہے۔ اپنے صارفین کو اس تبدیلی کے اقدام میں شمولیت کی دعوت دینے کا ہمارا مقصد بامعنی تبدیلی لانا، خواتین کو ان کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے اور ہر ایک کے لیے پائیدار اقتصادی ترقی میں حصہ لینے میں مدد فراہم کرنا ہے۔" اخوت اسلامک مائیکرو فنانس کونسل آف پیٹرنز سندھ کے چیئرمین، دانش امان، نے زور کر کہا کہ "غربت کا مطلب محض مالی وسائل کی کمی نہیں ہے۔ یہ سماجی نیٹ ورکس، انصاف اور امید سے محرومی کے بارے میں بھی ہے۔ پسماندہ کمیونٹیز میں غربت کے خاتمے کے مقصد سے، یہ قرضے

چیئرمین فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) راشد محمود لنگڑیال کا کہنا ہے کہ ملک میں سب سے

میں تقریباً پانچ کھرب روپے سالانہ کمی کا سامنا ہے، امیر طبقہ مکمل ٹیکس نہیں دیتا، میں ایمنسٹی کے

ایف بی آر سے کالی بھیڑوں کا صفایا کر دیا ہے، ایف بی آر پر اس وقت حکومت یا کسی بھی ادارے کا

ایف بی آر سے کالی بھیڑوں کا مکمل صفایا کیا جائیگا، راشد محمود لنگڑیال

ٹیکس میں پانچ کھرب روپے کی کمی کا سامنا ہے، ایمنسٹی کے حق میں نہیں ہوں، فاریکس کے معاملے پر حکومت نے اچھے اقدامات کیے

ایف بی آر پر اس وقت حکومت یا کسی بھی ادارے کا کوئی پریشر نہیں، اسمگلنگ روکنے کے لیے ایک جامع حکمت عملی مرتب کر رہے ہیں

تاجروں اور صنعت کاروں کو کسٹم کلیئرنگ ایجنٹس کے چنگل سے نکالنے کے لیے سسٹم بنایا گیا ہے، لاہور چیمبر میں تاجروں سے گفتگو

ملک میں سب سے زیادہ غریب طبقہ 17 سے 18 فیصد ٹیکس دیتا، امیر پورا ٹیکس ادا نہیں کرتا، چیئرمین فیڈرل بورڈ آف ریونیو

زیادہ غریب شخص 17 سے 18 فیصد ٹیکس دیتا ہے لیکن امیر پورا ٹیکس ادا نہیں کرتا۔ لاہور چیمبر میں تاجروں سے گفتگو کرتے ہوئے چیئرمین ایف بی آر کا کہنا تھا کہ اس وقت ہمیں انکم ٹیکس اور سیلز ٹیکس حق میں بالکل نہیں ہوں، فاریکس کے معاملے پر حکومت نے اچھے اقدامات کیے ہیں۔ چیئرمین ایف بی آر کا کہنا تھا کہ ہم ایسا نظام بنا رہے ہیں جس سے تمام لوگ ٹیکس نیٹ میں شامل ہوں گے، کوئی پریشر نہیں، اسمگلنگ روکنے کے لیے ایک جامع حکمت عملی مرتب کر رہے ہیں۔ راشد محمود لنگڑیال نے کہا کہ ایف بی آر سے کالی بھیڑوں کا مکمل صفایا کیا جائیگا، ہم نے شوگر ملوں پر جو ٹریک سسٹم لگایا ہے اس سے وہ کافی پریشان دکھائی دے رہے ہیں، تاجروں اور صنعت کاروں کو کسٹم کلیئرنگ ایجنٹس کے چنگل سے نکالنے کے لیے سسٹم بنایا گیا ہے۔ اس موقع پر لاہور چیمبر کے صدر میاں ابوذر شاد اور دیگر عہدیداروں نے کہا کہ ٹیکس وصولی کا نظام آسان بنایا جانا چاہیے، حکومتی اداروں کے پاس تمام امیر لوگوں کا ڈیٹا موجود ہے، انہیں ٹیکس نیٹ میں لایا جائے اور ریفارمز کا عمل جلد مکمل کیا جائے۔

سائبر کرائم، آرٹیفیشل انٹیلی جنس کے بڑھتے استعمال سے کاروباری اداروں کو شدید خطرات

سروے میں شامل کمپنیوں میں سے 76 فیصد نے پچھلے سال کے دوران سائبر واقعات میں اضافے کی اطلاع دی جو تشویشناک ہے

نصف جواب دہندگان 46 فیصد نے نوٹ کیا کہ ان میں سے بہت سے حملے ممکنہ طور پر AI آرٹیفیشل انٹیلی جنس کے ذریعے کیے گئے

آرٹیفیشل انٹیلی جنس جس نے متعدد صنعتوں میں انقلاب برپا کیا، اطلاعات کے مطابق اب سائبر جرائم پیشہ افراد کو بااختیار بنا رہا ہے

سائبر کرائم کا یہ چیلنج کمپنیوں پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ اپنی سائبر سیکیورٹی کی حکمت عملیوں کا ازسرنو جائزہ لیں اور اس کا حل تلاش کریں

یسپرسکی کی جانب سے کی جانے والی ایک حالیہ تحقیق کے مطابق سائبر حملوں میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس یا مصنوعی ذہانت (AI) کے بڑھتے ہوئے استعمال سے کاروباری ادارے پریشان ہیں۔ نتائج کے مطابق، سروے میں شامل کمپنیوں میں سے 76 فیصد نے پچھلے سال کے دوران سائبر واقعات میں اضافے کی اطلاع دی، تقریباً نصف جواب دہندگان 46 فیصد نے نوٹ کیا کہ ان میں سے بہت سے حملے ممکنہ طور پر آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے ذریعے کیے گئے تھے۔ مطالعہ اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس جس نے متعدد صنعتوں میں انقلاب برپا کیا ہے، اب سائبر جرائم پیشہ افراد کو بھی بااختیار بنا رہا ہے، جس سے کاروبار کو درپیش خطرات میں پیچیدگی کی ایک اضافی پرت شامل ہو رہی ہے۔ "سائبر دفاع اور اے آئی" کے عنوان سے اپنی تازہ ترین تحقیق میں۔ کیسپرسکی نے چھوٹے کاروباروں اور انٹرپرائز کی سطح کی کمپنیوں کے لیے کام کرنے والے انفارمیشن ٹیکنالوجی سیکیورٹی اور انفارمیشن سیکیورٹی کے پیشہ ور افراد کی آراء اکٹھی کیں جو کہ اے آئی کے استعمال میں شامل سائبر حملوں سے اپنی اداروں کی حفاظت میں نئے چیلنجز کے بارے میں ہیں۔ سائبر کریمنلز کا آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے ذریعے فائدہ اٹھانا 72 فیصد جواب دہندگان کے لیے ایک سنگین تشویش ہے۔ یہ چیلنج کمپنیوں پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ اپنی سائبر سیکیورٹی کی حکمت عملیوں کا ازسرنو جائزہ لیں اور ایسے حل تلاش کریں جو فعال اور جامع دونوں ہوں۔ آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے باعث بڑھتے ہوئے خطرات سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے،

90 فیصد سے زیادہ کاروباری ادارے اپنے تحفظ کے لیے اندرونی مہارت، اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد اور متعلقہ بیرونی سائبر سیکیورٹی کی مہارت کو بنانے کے لیے باقاعدہ تربیت کو اہم ترین عوامل کے طور پر سمجھتے ہیں۔ 88 فیصد اپنی آئی ٹی ٹیموں میں کافی عملہ رکھنے کی اہمیت کو بھی تسلیم کرتے ہیں اور 86 فیصد تھرڈ پارٹی سیکیورٹی سلوشنز استعمال کرتے ہیں۔ سروے کی گئی نصف سے زیادہ تنظیموں کے پاس ان جدید ترین خطرات سے نمٹنے کے لیے درکار وسائل کی کمی ہے۔ 57 فیصد کمپنیوں کے پاس متعلقہ بیرونی سائبر سیکیورٹی کی مہارت ان کے اختیار میں نہیں ہے، 54 فیصد نے رپورٹ کیا ہے کہ ان کی آئی ٹی ٹیمیں کافی بڑی نہیں ہیں، 49 فیصد کے پاس اعلیٰ تعلیم یافتہ عملے کی کمی ہے، اور 52 فیصد باقاعدہ تربیتی کوششوں میں کمی کا شکار ہیں۔ '' کیسپرسکی کے کارپوریٹ انفراسٹرکچر پروٹیکشن ماہر اولیگ گوروبٹس کے مطابق سائبر سیکیورٹی کا منظر نامہ آج ماضی کے چیلنجوں کی عکاسی کرتا ہے، جس میں کاروباری ادارے اب یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ کیا موجودہ حل کافی ہیں۔ تاوان کی غرض سے ہونے والے حملے جو کبھی بنیادی خطرہ تھا، اب ایک خطرناک اضافے کا مظاہرہ کرتا ہے، اور کاروباری فیصلہ ساز اس دوبارہ پیدا ہونے کی وجوہات پر سوال اٹھانا شروع کر دیتے ہیں سائبر جرائم پیشہ افراد زیادہ منظم ہو گئے ہیں، تعاون کرنے میں بہتر ہیں، حملہ کرنے کی اختراعی حکمت عملی تیار کر رہے ہیں، اور کم ہنر مند اور وسائل والے حملہ آوروں کے لیے بوکاؤٹیں کم کر رہے ہیں۔ لہٰذا، اگرچہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس کی پیشرفت پر نظر رکھنا مفید ہے جو حملہ آوروں اور محافظوں دونوں کو نئے اختیارات کے ساتھ اہل بنا سکتا ہے۔ کمپنیوں کو مضبوط، کثیر پرتوں والے حل کے ساتھ اہم آئی ٹی انفراسٹرکچر کو محفوظ بنانے کو ترجیح دینی چاہیے جو کہ ایک متحد سیکیورٹی تناظر پیش کرتے ہیں۔ مزید برآں، ملازمین کی جاری تربیت اداروں کے لیے تحفظ کی ایک اور اہم تہہ کا اضافہ کرتی ہے۔"

پی ٹی سی ایل نے ڈیٹا سینٹر انڈسٹری میں معیار کا نیا سنگ میل عبور کر لیا

ڈیٹا سینٹر سرٹیفکیشن میں رہنما ادارے انٹرپرائز پروڈکٹس انٹیگریشن (ای پی آئی) سے TIA-942-C ڈیٹا سینٹر سرٹیفکیشن حاصل کر لی

نہایت باریک بینی سے جانچ پڑتال کے بعد تفویض کیا گیا یہ اعزاز پی ٹی سی ایل کی ڈیٹا سینٹر انڈسٹری میں بہترین کارکردگی کا ثبوت ہے

پی ٹی سی ایل کے جدید ڈیٹا سینٹرز معیاری ریک ہوسٹنگ خدمات فراہم کرتے ہیں، جو سرورز، نیٹ ورکنگ ڈیوائسز و دیگر کیلئے موزوں ہیں

پاکستان کے بڑے شہروں میں اسٹریٹجک طور پر واقع ان ڈیٹا سینٹرز میں اعلیٰ معیار کی سیکیورٹی اور مستحکم نظام موجود ہے جو اپنی مثال آپ ہے

پاکستان کے صف اول کے ٹیلی کام اور مربوط آئی سی ٹی خدمات فراہم کرنے والے ادارے، پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن کمپنی لمیٹڈ (پی ٹی سی ایل) نے ڈیٹا سینٹر انڈسٹری میں معیار کے نئے سنگ میل قائم کرتے ہوئے انٹرپرائز پروڈکٹس انٹیگریشن (ای پی آئی) جو کہ عالمی سطح پر ڈیٹا سینٹر سرٹیفکیشن میں رہنما ادارہ ہے سے موقر TIA-942-C ڈیٹا سینٹر سرٹیفکیشن حاصل کر لی ہے۔ نہایت باریک بینی سے جانچ پڑتال کے بعد تفویض کیا گیا یہ اعزاز پی ٹی سی ایل کی پاکستان میں ڈیٹا سینٹر انڈسٹری میں بہترین کارکردگی اور جدت کے فروغ کے لیے غیر متزلزل عزم کو اجاگر کرتا ہے۔ پی ٹی سی ایل کے جدید ڈیٹا سینٹرز معیاری ریک ہوسٹنگ (rack hosting) خدمات فراہم کرتے ہیں، جو سرورز، نیٹ ورکنگ ڈیوائسز اور دیگر ڈیٹا سینٹر کمپیوٹنگ آلات کے لیے موزوں ہیں۔ یہ خاص مقصد کے تحت بنائی گئی سہولیات کیریئر کسٹمرز کو محفوظ، کفایتی اور جگہ کی بچت پر مبنی حل فراہم کرتی ہیں تاکہ وہ اپنا ضروری انفراسٹرکچر بہترین انداز میں منظم رکھ سکیں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں اسٹریٹجک طور پر واقع ان ڈیٹا سینٹرز میں اعلیٰ معیار کی سیکیورٹی، اور مستحکم نظام موجود ہیں، جو کاروباری اداروں کو لاگت کم کرنے، آئی ٹی کی قدر بڑھانے اور ایک قابل انتظام آپریشنل فوٹ پرنٹ برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس کامیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے، گروپ چیف ٹیکنالوجی و انفارمیشن آفیسر، پی ٹی سی ایل اور یوفون 4G، جعفر خالد نے کہا، ای پی آئی کی موقر سرٹیفکیشن نہ صرف پاکستان میں ڈیٹا سینٹر کے رائج معیار کو بلند تر کرتی ہے، بلکہ پی ٹی سی ایل کی ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کے میدان میں قائدانہ حیثیت کو بھی مستحکم کرتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ اعزاز ہماری ٹیم کے حوصلے اور پی ٹی سی ایل کی ڈیٹا سینٹر مینجمنٹ پر صارفین کے اعتماد کو مزید تقویت دے گا، جو عالمی معیارات کے عین مطابق ہے۔ پی ٹی سی ایل کے ڈیٹا سینٹرز انٹرپرائز صارفین کو ڈیٹا ذخیرہ کرنے، پراسیسنگ اور مینجمنٹ کے لیے محفوظ ماحول فراہم کرتے ہیں۔ یہ مراکز مرکزی مینجمنٹ، ڈیزاسٹر ریکوری اور بیک اپ پاور سولوشنز کے ذریعے کاروباری اداروں کو اس قابل بناتے ہیں کہ وہ اپنا انفراسٹرکچر بنانے اور برقرار رکھنے کے اخراجات سے بچ سکیں اور اپنے قیمتی وسائل کو کاروبار کی ترقی اور استحکام میں لگا سکیں، جس سے پی ٹی سی ایل جیسے قابل اعتماد شراکت دار پر ان کا بھروسہ مزید مستحکم ہوگا۔ کنٹری مینیجر، ای پی آئی پاکستان و سینٹرل ایشیا، نوشین اشرف نے پی ٹی سی ایل کو موقر TIA-942-C ڈیٹا سینٹر سرٹیفکیشن حاصل کرنے پر دلی مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا، یہ کامیابی پی ٹی سی ایل کی ڈیٹا سینٹر خدمات میں اعلیٰ معیار اور جدت کو برقرار رکھنے کے مستقل عزم کا منہ بولتا ثبوت ہے، جو کہ 2009 میں ان کی پہلی سرٹیفکیشن کے حصول کے بعد سے جاری ہے۔ ہم ای پی آئی کی جانب سے پی ٹی سی ایل کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ وہ پاکستان بھر کے کاروباری اداروں کو محفوظ، مستحکم، اور عالمی معیار کی ڈیٹا سینٹر سہولیات فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے، اور اس شعبے میں اپنی قائدانہ حیثیت کو مزید مستحکم کر رہا ہے۔

الیکٹرانک میڈیکل ریکارڈ)ای ایم آر (کو برقرار رکھ سکتا ہے، ہوٹل انڈسٹری میں کھانے کے ضیاع کو کم کرسکتا ہے اور ڈیلیوری مینجمنٹ کو یقینی بنا سکتا ہے، اور مینوفیکچرنگ کے شعبے میں وسائل کے استعمال کو بہتر بنا سکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ کسی بھی کمپنی یا تنظیم کے لیے پرانا ڈیٹا آرٹیفیشل انٹیلیجنس پر مبنی پروگرام بنانے میں بہت اہم ہے۔ آرٹیفیشل انٹیلیجنس کا استعمال کرنا بہت آسان ہے، اور قریب

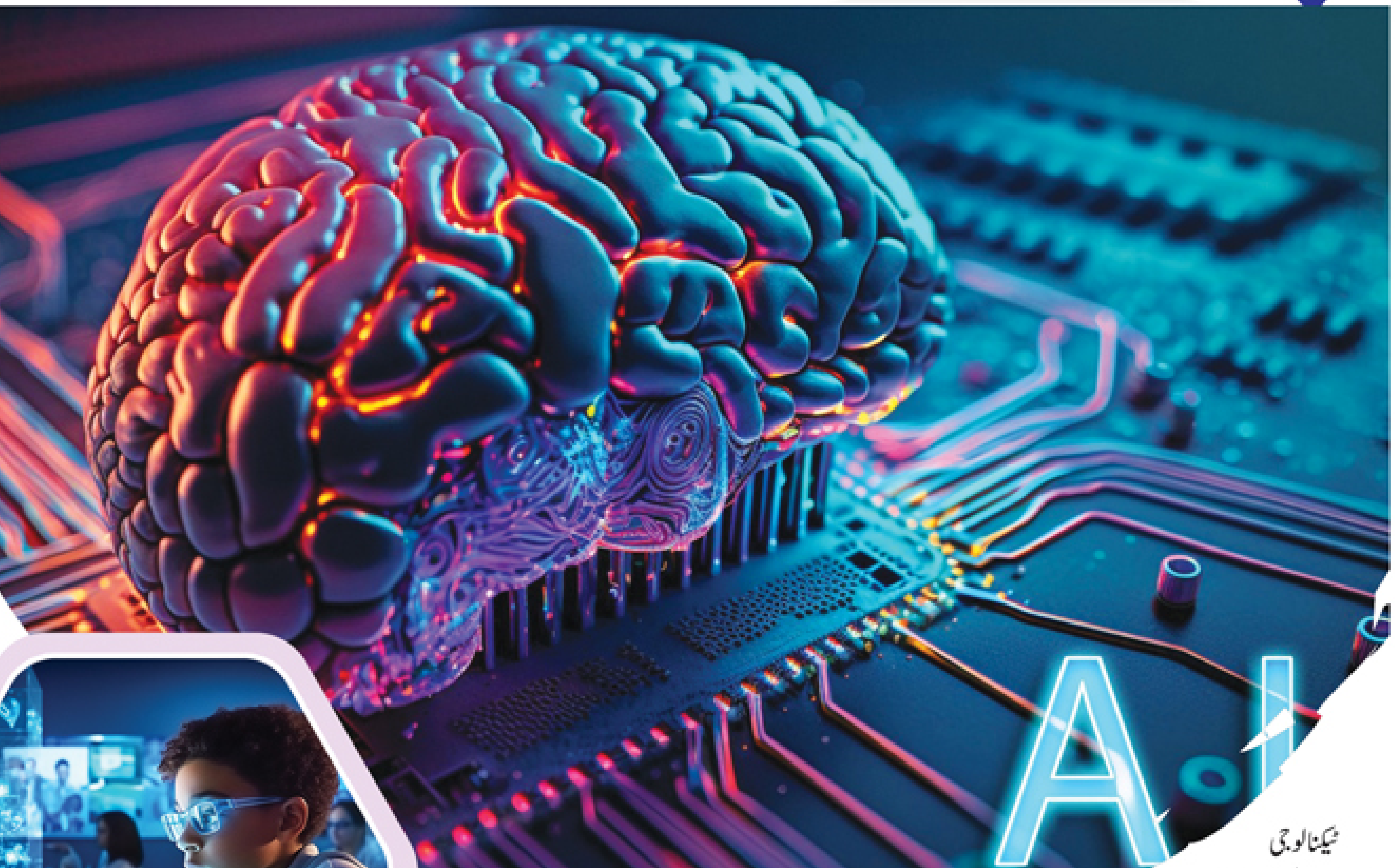

ٹیکنالوجی

ماہرین نے کہا ہے کہ مصنوعی ذہانت (آرٹیفیشل انٹیلیجنس) ہر میدان میں ٹیکنالوجی کا انقلاب لاتے ہوئے مستقبل کے کاروباری ماڈلز، صنعت کے مقابلے، اور سرکاری و نجی تنظیموں کو منظم اور تبدیل کرے گی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز جیسے کہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس کلاؤڈ کمپیوٹنگ، اور بگ ڈیٹا تیزی سے ٹیکنالوجی کے

سے گفتگو میں کہنا ہے کہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس پر مبنی پروگرام صنعت سے صنعت، تنظیم سے تنظیم اور فیلڈ سے فیلڈ میں مختلف ہوتے ہیں، مثلاً آرٹیفیشل انٹیلیجنس پر مبنی سافٹ ویئر کسی منصوبے کے لیے بجٹ اور

لانے کے لیے تیار ہے، بگ ڈیٹا بھی درست معلومات نکالنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، آرٹیفیشل انٹیلیجنس کی قدر نا قابل انکار ہے، حال ہی میں یورپ کے ایک کلائنٹ

بنانے اور اقتصادی ترقی کو بڑھانے کی صلاحیت کو تسلیم

آرٹیفیشل انٹیلی جنس کے ذریعے ہر میدان میں ٹیکنالوجی کا انقلاب

روایتی صنعت کار محدود بجٹ میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس پر مبنی سافٹ ویئر کی مدد سے کام کرنے جیسے بے شمار فوائد دیکھ کر حیرت زدہ ہیں
مغرب میں انٹیلیجنس سافٹ ویئر پہلے سے استعمال ہو رہا تھا، لیکن اسے تیزی سے اے آئی پر مبنی سافٹ ویئر سے تبدیل کیا جا رہا ہے
اے آئی سافٹ ویئر کسی منصوبے کے لیے بجٹ اور لاگت کے حوالے سے درست اعداد و شمار اکٹھا کرنے میں مدد فراہم کرسکتا ہے
آرٹیفیشل انٹیلیجنس کا استعمال کرنا بہت آسان ہے، اور مستقبل قریب میں دنیا بھر میں ہر چیز آرٹیفیشل انٹیلیجنس پر انحصار کرے گی

منظرنامے کو تبدیل کررہی ہیں، جبکہ روایتی صنعت کار آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے کم لاگت کے طریقے اور محدود بجٹ میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس پر مبنی سافٹ ویئر کی مدد سے کام کرنے جیسے بے شمار فوائد دیکھ کر حیرت زدہ ہیں۔ مغرب میں، انٹیلیجنس سافٹ ویئر پہلے سے ہی استعمال ہو رہا تھا، لیکن اسے تیزی سے آرٹیفیشل انٹیلیجنس پر مبنی سافٹ ویئر سے تبدیل کیا جا رہا ہے، جو تمام اقسام کی تنظیموں، چاہے سرکاری ہوں یا نجی، چھوٹی ہوں یا بڑی، کے لیے بے شمار فوائد فراہم کرتا ہے۔ جرمنی سے کراچی آئے ہوئے نوجوان ڈیٹا اینالسٹ بلال احمد صدیقی کا میڈیا

لاگت کے حوالے سے درست اعداد و شمار اکٹھا کرنے میں مدد فراہم کرسکتا ہے، جبکہ سرکاری تنظیموں میں خراب گورننس یا کرپشن کو کنٹرول کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ بلال احمد صدیقی نے کہا کہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس ہماری صنعت میں انقلاب

نے لاجسٹکس سافٹ ویئر تیار کرایا ہے، وہاں کی حکومت اب اس سافٹ ویئر میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس کی صلاحیتوں کو شامل کرنے کے لیے گرانٹ فراہم کررہی ہے، جو لاجسٹکس کو مزید بہتر

کرتی ہے۔ یہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس کی تبدیلی کی طاقت اور صنعتوں کو نئے سرے سے تشکیل دینے کی صلاحیت کا واضح ثبوت ہے۔ دوسری جانب یہ سافٹ ویئر زراعت کے شعبے میں مٹی کی جانچ کو یقینی بنا سکتا ہے، صحت کے شعبے میں تمام مریضوں کے

مستقبل میں دنیا بھر میں ہر چیز آرٹیفیشل انٹیلیجنس پر انحصار کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس کی وسیع رسائی اور استعمال سے صنعتوں میں ایک انقلاب آنے والا ہے، جیسے ماضی میں سیٹلائٹ ٹیلی ویژن، کمپیوٹرز، انٹرنیٹ اور اسمارٹ فونز نے تبدیلی لائی تھی، آرٹیفیشل انٹیلیجنس کا بڑا ڈیٹا پروسیس کرنے اور تجزیہ کرنے کی صلاحیت کاروباروں کو تیز، ذہین فیصلے کرنے، اپنے آپریشنز کو بہتر بنانے اور نئے ترقیاتی مواقع دریافت کرنے کے قابل بنائے گی، کلاؤڈ کمپیوٹنگ نئی کمپنیوں اور چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباروں کو بغیر زیادہ انفراسٹرکچر کے اخراجات کے اپنے آپریشنز کو بڑھانے کے قابل بنا رہی ہے، آرٹیفیشل انٹیلیجنس پر مبنی بصیرتیں کاروباروں کو تیزی سے نئے ماڈلز کے ساتھ تجربہ کرنے اور ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں داخل ہونے کے قابل بناتی ہیں، انٹرپرینیورز اور پروڈکٹ ڈیولپمنٹ ٹیموں کے لیے یہ ٹیکنالوجی تبدیلی لانے والی ہے۔ نئے پروڈکٹس بنانے اور ان کی جانچ کے لیے درکار وسائل اور وقت میں نمایاں کمی واقع ہورہی ہے۔

ینگ لیڈرز کانفرنس جو کہ انگلش بسکٹ مینوفیکچررز (ای بی ایم) کے تعاون سے منعقد ہوئی، "اختیار معاشرے پہ" کے موضوع پر انتہائی معلوماتی اور متاثر کن سیشنز کے ساتھ جاری رہی ای بی ایم گزشتہ 23 برسوں سے اس کانفرنس کا کلیدی شراکت دار ہے، اور یہ ادارہ نوجوانوں کو مستقبل کے لیے تیار کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ دن کا آغاز وقار علی کے سیشن سے ہوا، جس میں شرکا کو قیادت کے لیے اجتماعی سوچ اور ہم آہنگی کی اہمیت سے روشناس کرایا گیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر ظاہر گل نے "ترقیاتی قیادت کے اصول" پر گفتگو کرتے ہوئے اخلاقیات، سوچ اور مہارتوں کے بارے میں رہنمائی دی جو کہ سماجی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔ کانفرنس کی خاص بات ایک پینل ڈسکشن تھی، جس میں نوجوان رہنماؤں سکندر بزنجو، ادریس

ینگ لیڈرز کانفرنس نوجوانوں کے لیے ترقیاتی قیادت پر توجہ

کانفرنس ''اختیار معاشرے پہ'' کے موضوع پر انتہائی معلوماتی اور متاثر کن سیشنز کے ساتھ جاری رہی اور مستقبل میں بھی ہوگی

قریشی اور ارحم اشتیاق نے اپنے کامیاب منصوبوں اور سماجی ترقی کے تجربات پر روشنی ڈالی۔ مزید برآں، ورلڈ کیفے آف سوشل انٹرپرائزز میں متعدد منصوبے پیش کیے گئے جیسے دوچ، کوئٹہ بک کیفے، اور کنیکٹ ہیرز، جنہوں نے شرکا کو تبادلہ خیال، نئے خیالات پر غور و فکر، اور اہم سماجی مسائل کے حل تلاش کرنے کے مواقع فراہم کیے۔ ای بی ایم کی اسپانسر کردہ اسٹوری ٹیلنگ ایکٹیویٹی میں شرکا نے اپنی زندگی کے وہ لمحات شیئر کیے جو ان کی کامیابی اور ترقی کا سبب بنے۔ دن بھر جاری مختلف سیشنز میں موسمیاتی تبدیلی، ذہنی صحت، نوجوانوں میں بے روزگاری اور تعلیم جیسے موضوعات زیر بحث رہے۔ ایک خصوصی سیشن میں بنگلہ دیش کے سولر مائیکرو گرڈ ماڈل پر تبادلہ خیال کیا گیا، جو پاکستان کے توانائی کے مسائل کے حل کے لیے اہم تجاویز فراہم کرتا ہے۔ ای بی ایم کی مسلسل سرپرستی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ نوجوان قیادت کو فروغ دینے اور معاشرتی ترقی کے لیے پرعزم ہے۔ دن کا اختتام علی حیدر کے تربیتی سیشن اور مووی نائٹ کے ساتھ ہوا، جس نے شرکا کو اپنی کمیونٹیز میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے مزید متحرک کیا۔ ینگ لیڈرز کانفرنس آئندہ دنوں میں بھی جاری رہے گی، جہاں نوجوانوں کو رہنمائی، قیادت کی تربیت اور عملی مواقع فراہم کیے جائیں گے تاکہ وہ پاکستان کے روشن مستقبل کے لیے اہم کردار ادا کرسکیں۔

TikTok نے چینی بزنس مین کو امیر ترین شخص بنا دیا

41 سالہ ژانگ یمنگ کی دولت اب 49.3 ارب ڈالر ہے، ژانگ نے کاروبار کا آغاز ایک اپارٹمنٹ سے کیا تھا

ژانگ یمنگ، ٹک ٹاک کی پیرنٹ کمپنی بائٹ ڈانس کے شریک بانی اور کمپنی کے تقریب 20 فیصد حصص کے مالک ہیں

ٹک ٹاک مقبول ترین ایپ ہے اس کے باوجود کچھ ممالک میں چین کے ساتھ اس کے تعلقات پر گہری تشویش ہے

اگر بائٹ ڈانس ٹک ٹاک کو فروخت نہیں کرتا تو جنوری 2025 میں اس پر مکمل پابندی عائد کر دی جائیگی، امریکی دھمکی

ٹک ٹاک کی بڑھتی ہوئی عالمی مقبولیت نے اس کی پیرنٹ کمپنی بائٹ ڈانس کے شریک بانی کو چین کا سب سے امیر شخص بنا دیا۔

ہورن ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی جانب سے تیار کی گئی امیر ترین افراد کی فہرست کے مطابق ژانگ یمنگ کی دولت اب 49.3 ارب ڈالر ہے جو 2023 کے مقابلے میں 43 فیصد زیادہ ہے۔ 41 سالہ ژانگ یمنگ نے 2021 میں کمپنی کے انچارج کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا لیکن سمجھا جاتا ہے کہ وہ کمپنی کے تقریباً 20 فیصد حصص کے مالک ہیں۔ ٹک ٹاک دنیا کی مقبول ترین سوشل میڈیا ایپس میں سے ایک بن چکی ہے اس کے باوجود کہ کچھ ممالک میں چینی ریاست کے ساتھ اس کے تعلقات کے بارے میں گہری تشویش پائی جاتی ہے۔

اگرچہ دونوں کمپنیوں کا اصرار ہے کہ وہ چینی حکومت سے آزاد ہیں لیکن امریکہ کا کہنا ہے کہ اگر بائٹ ڈانس اسے فروخت نہیں کرتا تو وہ جنوری 2025 میں ٹک ٹاک پر پابندی عائد کر دے گا۔ امریکہ میں شدید دباؤ کا سامنا کرنے کے باوجود بائٹ ڈانس کے عالمی منافع میں گذشتہ سال 60 فیصد اضافہ ہوا جس سے ژانگ یمنگ کی ذاتی دولت میں بھی اضافہ ہوا۔ ہورن کے سربراہ روپرٹ ہوگی ورف کا کہنا ہے کہ ژانگ یمنگ صرف 26 سال چین کے ایسے 18 ویں فرد ہیں جو نمبر ون بن گئے ہیں۔ اس کے مقابلے میں امریکہ میں صرف چار افراد ہیں جو پہلے نمبر پر آئے وہ بل گیٹس، وارن بفیٹ، جیف بیزوس اور ایلون مسک ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ 'اس سے پتا چلتا ہے کہ چینی معیشت کتنی متحرک ہے۔' ژانگ اس فہرست میں چین کے ٹیک سیکٹر کے واحد نمائندے نہیں۔ ٹیکنالوجی گروپ 'ٹینسینٹ' کے سربراہ پونی ما 44.4 ارب پاؤنڈ کی ذاتی دولت کے ساتھ اس فہرست میں تیسرے نمبر پر ہیں۔ درحقیقت فہرست میں شامل تقریباً 30 فیصد افراد کی مجموعی دولت میں اضافہ ہوا تھا جبکہ باقی میں کمی دیکھی گئی۔ ہوگی ورف کا کہنا ہے کہ 'ہورون چائنا رچ لسٹ' مسلسل تیسرے سال غیر معمولی طور پر سکڑ گئی کیونکہ چین کی معیشت اور اسٹاک مارکیٹس کے لیے ایک مشکل سال تھا۔ انھوں نے کہا کہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شاؤمی جیسے سمارٹ فون مینوفیکچررز کے لیے اچھا سال رہا ہے جبکہ گرین انرجی مارکیٹ میں گراوٹ دیکھا گیا۔ انھوں نے کہا 'سولر پینل، لیتھیم بیٹری اور ای وی بنانے والوں کے لیے مشکل سال رہا کیونکہ مسابقت میں تیزی آئی اور مصنوعات کے خطرے نے غیر یقینی صورتحال میں اضافہ کیا۔'

سولر پینل بنانے والوں کی دولت میں 2021 کے مقابلے میں 80 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ بیٹری اور ای وی بنانے والوں کی دولت میں بالترتیب نصف اور ایک چوتھائی کمی آئی۔ ژانگ ٹیکنالوجی کی دنیا میں اپنے کریئر کے آغاز پر ناکامیوں کے باوجود ثابت قدم رہے۔ انھوں نے 2005 میں ناکائی یونیورسٹی سے گریجویشن کیا جہاں انھوں نے مائیکروالیکٹرانکس کی تعلیم شروع کی تاہم بعد میں انھوں نے سافٹ ویئر انجینیئرنگ کو اپنا مضمون بنا لیا۔ گریجویشن کے بعد ژانگ نے ایک اسٹارٹ اپ میں ملازمت حاصل کی جہاں انھوں نے وہ مہارت حاصل کی جس کی مدد سے انھوں نے اپنی کمپنی کی بنیاد رکھی۔ گلوبل لیڈرز نامی ویب سائٹ کے مطابق انھوں نے بتایا کہ 'میں نے کوسون نامی کمپنی میں شمولیت اختیار کی اور میں اس کے اولین ملازمین میں سے ایک تھا۔ میں شروع میں ایک عام انجینئر تھا لیکن دوسرے سال میں بیک اینڈ ٹیکنالوجی اور مصنوعات سے متعلق دیگر کاموں کے ذمہ دار تقریباً 40 سے 50 افراد کا انچارج تھا۔' تیزی سے ترقی اور مہارت حاصل کرنے کی ان کی فطری صلاحیت نے انھیں دہائی کے ابھرتے ہوئے لیڈرز میں شامل کر دیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ 'آپ میں ذمہ داری کا احساس اور چیزوں کو اچھی طرح سے کرنے کی خواہش، آپ کو مزید چیزیں کرنے اور تجربہ حاصل کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔' ایک انجینئر ہوتے ہوئے ژانگ کا مسائل کو حل کرنے کے لیے وقف رویہ اور جوش آخرکار ان کے منصوبوں میں مددگار ثابت ہوا۔ ژانگ نے یہی مہارت بعد میں اپنی کمپنی بائٹ ڈانس کو بڑھانے کے لیے استعمال کی۔ کوسون کے بعد ژانگ نے مختصر عرصے کے لیے مائیکروسافٹ میں شمولیت اختیار کی۔ یہ وہ وقت تھا جس نے ان میں مزید آزادی اور تخلیقی صلاحیتیں نکھارنے کا جذبہ پیدا کیا اور وہ دوبارہ اسٹارٹ اپ کی دنیا میں لوٹ گئے۔ سنہ 2009 میں ژانگ نے اپنا پہلا کاروبار شروع کیا ایک پراپرٹی سرچ سائٹ شروع کی لیکن انھوں نے تین سال بعد یہ کاروبار چھوڑ دیا لیکن یہ کمپنی بنانے سے ژانگ میں انٹرپرینیورشپ کا جذبہ پیدا ہوا۔ سنہ 2012 میں انھوں نے بیجنگ میں واقع ایک کاروبار بائٹ ڈانس کی بنیاد رکھی جو خبریں جمع کرنے کی خدمات فراہم کرتا ہے۔ ژانگ کا ارادہ تھا کہ وہ مصنوعی ذہانت کی مدد سے صارفین کو متعلقہ مواد پہنچانے کے لیے تجاویز دیں اور یہی خیال بالآخر بائٹ ڈانس کی تخلیق کا باعث بنا۔ اس کمپنی کا آغاز انھوں نے بیجنگ کے ایک چار بیڈروم والے اپارٹمنٹ سے کیا۔ ان کی ٹیم یہاں رہتی بھی تھیں اور کام بھی کرتی تھی۔ انھوں نے گلوبل لیڈرز کو بتایا کہ 'ہمارے خیالات بہت بڑے تھے۔ ہم ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں گلوبلائزیشن کے بارے میں بات کر سکتے ہیں۔' انھوں نے کمپنی کے لیے جو مستقبل سوچا وہ چین تک محدود نہیں تھا۔ انھوں نے کمپنی کو دنیا بھر میں پھیلانے کا منصوبہ بنایا تاہم زیادہ تر سرمایہ کاران کے خیال سے متاثر نہیں تھے۔ بہت کوشش کے بعد بھی وہ فنڈز حاصل کرنے میں ناکام رہے لیکن پھر سیسکویہنا انٹرنیشنل گروپ منصوبے کی صلاحیت بھانپتے ہوئے اس سٹارٹ اپ میں سرمایہ کاری کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ اس کے بعد ترقی کرتے ہوئے وہ موجودہ مقام تک پہنچ گئے۔

ٹیکس ریٹرن جمع نہ کرانے والوں کے خلاف کارروائی ہوگی، چیئرمین ایف بی آر راشد محمود لنگڑیال

اسلام آباد(کنزیومرواچ نیوز)چیئرمین ایف بی آر راشد محمود لنگڑیال نے دوٹوک اعلان کیا ہے کہ ٹیکس ریٹرن جمع نہ کرانے والوں کے خلاف کارروائی ہوگی۔وزیرخزانہ محمد اورنگزیب،وزیرمملکت علی پرویز ملک اور چیئرمین ایف بی آر راشد محمود لنگڑیال نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس کی۔38ہزار افراد نے 37 کروڑ70لاکھ ٹیکس ریٹرن جمع کرایا،جنہوں نے ریٹرن جمع نہیں کرایا ٹیکس نہیں دیا ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔چیئرمین ایف بی آر نے کہا کہ پاکستان کا ٹیکس گیپ7100ارب روپے اور انکم ٹیکس گیپ2400ارب روپے ہے،انوائسنگ کا عمل ڈیجیٹائز کررہے ہیں،فوکس ٹاپ5فیصد لوگ ہیں،براہ راست شوگر ملوں کو دیکھ رہے ہیں،پنجاب میں فیک یافلائنگ انوائس پر کئی ملیں پکڑی گئیں۔پریس کانفرنس میں بات کرتے ہوئے وزیرخزانہ محمد اورنگزیب نے کہا کہ ہم نے ٹیکس سسٹم کو مستقل بنیادوں پر ٹھیک کرنا ہے،مجموعی طور پر71ارب روپے کا مزید ٹیکس کا پوٹینشل ہے۔

گیس کی پیداوار میں کمی، 4ماہ میں 194 ملین ڈالرز کا نقصان

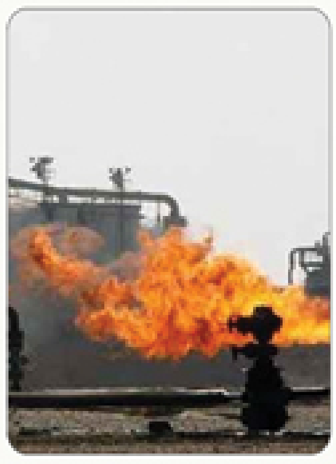

اسلام آباد(کنزیومرواچ نیوز)ملکی گیس کی پیداوار میں کمی سے ملکی اقتصادیات کو4ماہ میں 194ملین ڈالرز کے نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے جو پاکستانی کرنسی میں53ارب37 کروڑ40لاکھ روپے بنتے ہیں۔مقامی گیس کی پیداوار میں374ایم ایم سی ڈی ایف کمی واقع ہوئی ہے،اس طرح ملکی اقتصادیات کو13ارب34 کروڑ40لاکھ روپے(48ملین ڈالرز)ماہانہ نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔329ایم سی ایف ڈی کی آر ایل این جی کی لاگت سے مقابلے میں دیکھی جائے تو50 کروڑ ڈالرز139ارب روپے بنتی ہے۔اہم بات یہ ہے کہ اس کا اثر خام تیل کی پیداوار پر پڑتا ہے گیس کی کمی سے5ارب روپے نقصان اور قومی خزانے کو20ارب روپے نقصان کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔اس بات کا انکشاف حالیہ دستیاب اعداد و شمار میں کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکام نے ایل این جی کی درآمد کو جواز دینے کے گیس کے مقامی کنویں بند کیے اور اسپاٹ ایل این جی کارکردگی کی درآمد منصفانہ ثابت کیا۔

فوجی فاؤنڈیشن کمپنیوں کی مجموعی سالانہ آمدنی 767ارب روپے

کراچی(کنزیومرواچ نیوز)کے اے ایس بی 2024 کی حالیہ رپورٹ کے مطابق فوجی فاؤنڈیشن گزشتہ 3برسوں سے مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔زیر جائزہ عرصے کے دوران فوجی فاؤنڈیشن کی کمپنیوں نے کے ایس ای بینچ مارک انڈیکس میں 149فیصد کا منافع حاصل کیا۔پاکستان اسٹاک

ایکسچینج میں عسکری بینک کا 70فیصد جبکہ ماری پیٹرولیم کا 359فیصد کا منافع ریکارڈ کیا گیا۔فوجی فرٹیلائزر لمیٹڈ نے ایک سال میں 53فیصد کا منافع حاصل کیا۔ماری پیٹرولیم،ایف ایف سی اور ایف ایف بی ایل نے بالترتیب ایک سال میں 247فیصد، 209فیصد اور 233فیصد کا منافع ریکارڈ کر کے نمایاں کارکردگی دکھائی۔ماری پیٹرولیم اب پاکستان اسٹاک ایکسچینج پر سب سے قیمتی کمپنی بن چکی ہے جس کی قیمت کا تخمینہ ایک ٹریلین روپے سے زیادہ لگایا گیا۔فوجی فاؤنڈیشن کی کمپنیوں میں ماری اور ایف ایف سی دو سب سے زیادہ مستقل منافع دینے والی کمپنیاں ہیں،ستمبر 2022سے لے کر اب تک، ماری پیٹرولیم نے 59ارب روپے اور ایف ایف سی نے 54ارب روپے کا منافع ریکارڈ کروایا۔عسکری بینک اور ایف سی سی ایل نے بونس شیئرز کی صورت میں بالترتیب 3.6ارب روپے اور 2.5ارب روپے کا منافع ادا کیا فوجی فاؤنڈیشن کی کمپنیوں نے مجموعی طور پر 767ارب روپے کی نیٹ آمدنی ریکارڈ کی ہے جو کہ سال بہ سال 17فیصد کا اضافہ ظاہر کرتا ہے۔

پاکستان میں ٹائرز کی پیداوار کے لیے گرین فیلڈ ٹائرز منصوبے کا آغاز

کراچی(کنزیومرواچ نیوز)پاکستان میں ٹائرز کی پیداوار کے لیے گرین فیلڈ ٹائرز منصوبے کا آغاز ہوگیا۔ایس آئی ایف سی کے تعاون سے عالمی مالیاتی اداروں کا پاکستان کی معیشت کو مستحکم کرنے میں بڑھتا ہوا کردار ہے،بین الاقوامی مالیاتی کارپوریشن اور مقامی بینکوں کی جانب سے آرمسٹرانگ زیڈ ای پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی میں 50.2ملین ڈالر تک کی مساوی سرمایہ کاری ہے،یہ منصوبہ مقامی ٹائروں کی پیداوار کو بڑھانے کے لیے سندھ کے علاقے ،گھارو میں قائم کیا جائے گا۔اس منصوبے کے ذریعے مقامی مارکیٹ کی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ برآمدات میں بھی اضافے کا امکان ہے، 1,800 سے زائد ملازمتیں اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کے ذریعے شعبے کی مسابقت میں اضافہ ہوا۔پاکستان میں مقامی طور پر تیار کردہ بین الاقوامی معیار کے ٹائروں کا تعارف اور سستی، معیاری مصنوعات کی فراہمی کا آغاز ہوگیا،عالمی مالیاتی اداروں کا پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں میں بڑھتا ہوا تعاون خوش آئند ہے۔مقامی پیداوار میں اضافے سے درآمدات پر انحصار کم اور غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری آئے گی، یہ منصوبہ پاکستان کی اقتصادی پوزیشن کو مزید مستحکم کرے گا اور عالمی سطح پر ایک نئی پہچان بنے گا۔ایس آئی ایف سی کی مسلسل کوششیں معیشت کی ترقی، استحکام اور روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔

دبئی میں سرمایہ کاری کرنے والے ممالک میں پاکستان کا دوسرا نمبر

دبئی(کنزیومرواچ نیوز)دبئی چیمبر آف کامرس کے مطابق انڈین سرمایہ کار 2024 کے پہلے نو ماہ کے دوران چیمبر میں غیر اماراتی کمپنیوں کی رجسٹریشن کے حوالے سے سرفہرست رہے۔امارات کے خبر رساں ادارے نے رپورٹ میں بتایا کہ گزشتہ نو ماہ کے دوران 12ہزار142نئی انڈین کمپنیوں نے چیمبر میں رجسٹریشن کرائی ہے۔انڈیا کے بعد پاکستان6ہزار61نئی کمپنیوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے جبکہ مصر کی3ہزار611نئی کمپنیاں چیمبر ممبر کے طور پر رجسٹر ہوئی ہیں۔اس عرصے کے دوران نئی شامی کمپنیوں کی تعداد دو ہزار62رہی، برطانیہ کی ایک ہزار886نئی کمپنیاں رجسٹر ہیں۔بنگلہ دیش، ایک ہزار669نئی کمپنیوں کی رجسٹریشن کے ساتھ چھٹے نمبر پر،اس کے بعد عراق ایک ہزار346 کمپنیوں کے ساتھ ساتویں جبکہ چین ایک ہزار109 ،اردن ایک ہزار69اور سوڈان ایک ہزار7نئی کمپنیوں کے ساتھ ٹاپ ٹین ممالک میں شامل رہے۔دبئی چیمبر آف کامرس میں شامل ہونے والی نئی کمپنیوں میں تجارت اور خدمات کا سیکٹر سرفہرست ہے جو کل رجسٹریشن کا41.5فیصد ہے۔رئیل اسٹیٹ، رینٹنگ، اور بزنس سروس سیکٹر میں 33.3فیصد،کنسٹرکشن سیکٹر میں 10.4فیصد جبکہ ٹرانسپورٹ، سٹوریج، اور کمیونیکیشن سیکٹر8.6فیصد کے ساتھ چوتھے نمبر پر رہا۔سوشل اور پرسنل سروس سیکٹر6.8فیصد کے ساتھ پانچویں نمبر پر ہے۔

ای ایف ایس اسکیم کا2ارب40 کروڑ روپے کا جعلی اسکینڈل پکڑا گیا

کراچی(کنزیومرواچ نیوز)کسٹمز پوسٹ کلیئرنس آڈٹ نے ای ایف ایس اسکیم کا2ارب40 کروڑ روپے کا جعلی اسکینڈل پکڑ لیا۔ڈائریکٹر کسٹمز پی سی اے شیراز احمد کے مطابق میسرز قاضی سنجرانی انٹرپرائز4برآمدی استثنیٰ حاصل کرکے ڈیوٹی وٹیکسوں کی چوری میں ملوث پائی گئی۔کمپنی برآمدات کے لیے استثنیٰ اسکیموں کے تحت سیمنٹ سازی میں خام مال کے طور پر استعمال ہونے والے کلنکر کی بڑی مقدار اور پیکنگ اشیاء درآمد کرکے مقامی مارکیٹ میں فروخت کرنے میں ملوث پائی گئی۔ڈائریکٹر کسٹمز پوسٹ کلیئرنس آڈٹ ساؤتھ کے ڈائریکٹر شیراز احمد کے مطابق پوسٹ کلیئرنس آڈٹ ساؤتھ کی جانب سے مذکورہ کمپنی کی کسٹم و سیلز ٹیکس اعداد و شمار کی بنیاد پر آڈٹ کیا گیا اور فیکٹری کے فزیکل معائنے میں بے قاعدگیوں کی تصدیق ہوئی۔جعلساز کمپنی نے 36 کروڑ90لاکھ، 22 کروڑ20لاکھ اور9 کروڑ10لاکھ روپے کے کلنکر امپورٹ کیے۔

A Publication of World Kashmir Forum

جہانِ کشمیر — تحریک آزادیٔ کشمیر کا بے باک ترجمان

زیر اہتمام ورلڈ کشمیر فورم

WORLD KASHMIR FORUM

شہداء یادگار کی تعمیر ”ورلڈ کشمیر فورم“ کا ایک تاریخی کارنامہ